Digitized by Khilafat Library Rabwah

23 مئی 1998ء
26 محرم 1419 ہجری
23 ہجرت 1377ہش

CPL
61

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029

ہفتہ
جلد 48-83 نمبر 108

قدرت ثانیہ نمبر

خدا تعالیٰ ہمیشہ سے دو قدرتیں دکھلاتا ہے جب میں جاؤں گا تو خدا دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا

میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے قدرت ثانیہ کے نظام کی خوشخبری

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانیہ کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206,205)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 7 روپے

ہجرت 1377 ھش مئی 1998ء

روشنی جاری ہے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات 26- مئی 1908ء کو ہوئی آج اس واقعہ پر نوے سال گذرتے ہیں۔ اس طویل عرصہ میں جماعت احمدیہ بے پناہ ابتلاؤں اور آزمائشوں سے گذری ہے ایک کمزور اور بے بس جماعت ایک طرف اور کل عالم اپنی تمام طاقتوں اور وسائل کے ساتھ ایک طرف۔ جماعت کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ جانی قربانی لی گئی۔ گھر جلائے گئے رزق کے ذرائع سے محروم کیا گیا۔ عمر بھر کی کمائی لوٹ لی گئی اقتصادیات اور تعلیم کے میدان میں بے پناہ مشکلات کھڑی کی گئیں۔ ہر راہ بند ہر رستہ مسدود۔ ہر چراغ گُل کر دیا گیا اور ہر روشنی بجھا دی گئی۔
زندگی کا کوئی شعبہ اور کوئی میدان ایسا نہ تھا جس میں جماعت کو زک پہنچانے کی کوشش نہ کی گئی ہو۔

مگر یہ واقعہ ہے کہ جماعت احمدیہ آج پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور اور منظم ہے۔ ہر ابتلا سے سرخرو ہو کر نکلی ہے۔ ہر شعبہ جس میں اسے کمزور کرنے کی کوشش کی گئی اس میں پہلے سے زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو گئی۔ خدا نے ہر قربانی کے بدلے بے شمار برکتوں اور فضلوں کے دروازے کھولے۔

اس نوے سال کے عرصہ میں جماعت کی زندگی اور ترقی کا راز کیا ہے۔ اس کا جواب دو لفظوں میں "قدرت ثانیہ" ہے۔ کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات کے ساتھ آپ کی برکتیں اور انوار قدرت ثانیہ کے ذریعے جاری و ساری ہیں وہ چراغ بجھ نہیں گئے ان کو امامت کے طاقچہ کے ذریعہ محفوظ کر لیا گیا ہے۔ وہ آفتاب اپنے چاند ستاروں کے روپ میں جلوہ گر ہے۔ وہ انوار سماوی کا سمندر اچھلتے دریاؤں کے ذریعہ فیض پھیلا رہا ہے۔ غرضیکہ قدرت ثانیہ کے نظام نے قدرت اولیٰ کے نظام کو دوام عطا کر دیا ہے اور یہ وہ نعمت ہے جو آج اربوں انسانوں کی دنیا میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو عطا کی گئی ہے۔

یہ وہ آسمانی تحفہ ہے جس کے حصول کے لئے کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ تنظیمیں بنائی جا رہی ہیں۔ بڑے بڑے ادارے قائم کئے جا رہے ہیں۔ کتابیں چھپ رہی ہیں بیانات طبع ہو رہے ہیں مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ سب خواہشیں سب تمنائیں بے کار ہیں۔ سارے جذبے حسرتوں میں ڈھل گئے ہیں کیونکہ یہ نعمت آسمان سے ودیعت ہوتی ہے اسے زمین پر گھڑا نہیں جاسکتا۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے بہت ہی خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ خدا نے ہمیں اس انعام کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور انعام بھی ایسا جو عالمگیر ہے۔ دنیا کے 160 ملکوں کے احمدی اس کی بدولت ایک ہاتھ پر اکٹھے ہیں ایک آواز کے شیدائی اور متوالے ہیں ایک چہرے سے تازگی پاتے ہیں ایک صدا پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ اور غیر انہیں دیکھ کر حیران اور ششدر رہے۔

مگر یہ یاد رہے کہ یہ انعام مشروط ہے۔ ایمان اور عمل صالح سے بندھا ہوا ہے۔ اس لئے نہ صرف بہت شکر کی ضرورت ہے بلکہ اس تجدید عہد کی بھی ضرورت ہے کہ اس نظام کو قائم رکھنے کی خاطر اپنی جان مال وقت عزت کو قربان کرنے کے لئے ہم سب ہمیشہ تیار رہیں گے۔ اور اپنی اولادوں کو بھی اس کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے اور امام وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھیں گے۔ ہر حکم کی اطاعت کریں گے۔ اور عہد بیعت کے تقاضوں کو اس شان اور عظمت کے ساتھ نبھائیں گے کہ خدا کے پیار کی نظریں پہلے سے زیادہ محبت کے ساتھ ہم پر پڑیں اور اس انعام کو وہ اور بھی ہمارے لئے ارزاں کر دے۔

ان دعاؤں اور عزائم کے ساتھ ہم آگے بڑھیں گے تو یقیناً فتح و نصرت ہماری منتظر ہو گی۔ اور ہمیں آسمان پر بھی عزت اور محبت کے ساتھ یاد کیا جاتا رہے گا اور یہی ہماری آخری خواہش ہے۔

آسمان کی زبان

نُوروں نہلائے ہوئے قامتِ گلزار کے پاس
اک عجب چھاؤں میں ہم بیٹھے رہے یار کے پاس

اس کی ایک ایک نگہ دل پہ پڑی ایسی کہ بس
عرض کرنے کو نہ تھا کچھ لبِ اظہار کے پاس

یوں ہم آغوش ہوا مجھ سے کہ سب ٹوٹ گئے
جتنے بھی بُت تھے صنم خانۂ پندار کے پاس

تم بھی اے کاش کبھی دیکھتے سنتے اسکو
آسماں کی ہے زباں یارِ طرحدار کے پاس

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

یونہی دیدار سے بھرتا رہے یہ کاسۂ دل
یونہی لاتا رہے مولا ہمیں سرکار کے پاس

پھر اسے سایۂ دیوار نے اٹھنے نہ دیا
آکے اک بار جو بیٹھا تری دیوار کے پاس

تجھ میں اک ایسی کشش ہے کہ بقولِ غالب
"خود بخود پہنچے ہے گُل گوشۂ دستار کے پاس"

تیرا سایہ رہے سر پر تو کسی حشر کی دھوپ
سرد پڑ جائے جو آئے بھی گنہگار کے پاس

عبیداللہ علیم

علاج

مشہور عالم اور سیرت نگار سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔
اس وقت دنیائے اسلام منتشر اور پراگندہ گھرانوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں کوئی رئیس بیعت نہیں اور اس کا علاج خلافت اور امامت کبریٰ کے منصب کا قیام ہے۔

(اخبار تنظیم 3 دسمبر 1935ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظفراللہ خاں طاہر

تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور وہ دائمی ہے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا آخری سفر لاہور۔ سانحہ وفات اور قدرت ثانیہ کا قیام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اماں جان کی طبیعت کی علالت کی وجہ سے علاج کے لئے 27 اپریل 1908ء کو گیارہ افراد کے ساتھ قادیان سے روانہ ہوئے اور یہ آپ کا آخری سفر لاہور تھا۔

اس سے قبل آپ کو وفات کے متعلق الہامات ہو رہے تھے مگر آپ پوری مستعدی کے ساتھ تربیت اور دعوت الی اللہ پر کمربستہ رہے۔

20 مئی 1908ء کو پھر یہ الہام ہوا کہ

"الرحیل ثم الرحیل والموت قریب"

یعنی کوچ کا وقت آگیا ہے ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔

ان دنوں حضرت بانی سلسلہ پیغام صلح کی تصنیف میں مصروف تھے۔ آپ نے اس کی تصنیف کے کام کو اور زیادہ سرگرمی سے شروع فرمادیا یہاں تک کہ 25 مئی کو آپ نے ایک حد تک مکمل صورت میں کاتب کے سپرد فرمادیا۔ اگرچہ کچھ نوٹس اور بھی باقی تھے مگر قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ یہ سمجھ کر کہ یہ مضمون لکھنے کے لئے آج کے بعد موقع ملے یا نہ ملے اپنے بقیہ نوٹوں پر کچھ لکھنا ملتوی فرما کر جتنا لکھا جاچکا تھا وہ کاتب کے حوالے کردیا"

(حیات طیبہ 354)

یہ لیکچر یعنی پیغام صلح آپ کے وصال کے بعد 21 جون 1908ء کو اتوار کے روز 7 بجے صبح یونیورسٹی ہال میں ایک بڑے مجمع کے سامنے خواجہ کمال الدین صاحب نے سنایا۔ اس جلسہ کے صدر لاہور چیف کورٹ کے جسٹس سر پرتول چندر تھے۔

عشق و محبت رسولؐ

پیغام صلح حضرت صاحب کی آخری تصنیف تھی اور اس آخری تصنیف میں بھی آپ کی محبت رسول چھلک چھلک کر باہر آتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس میں سے ایک اقتباس ہدیہ قارئین کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کرسکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کرسکتے جو (-) نبی پر (-) ناپاک حملے کرتے ہیں"

(پیغام صلح صفحہ 21) (روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 459)

آخری تقریر

آخری بیماری یعنی مرض الموت سے قبل مورخہ 25 مئی 1908ء کو نماز عصر کے بعد حضرت صاحب نے آخری تقریر فرمائی جو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے موضوع پر تھی۔

کامل سکینت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اگرچہ وفات کے قرب کے الہامات ہو رہے تھے۔ ایسے موقع پر انسان کو سو قسم کے وساوس پیدا ہوتے ہیں مگر حضرت صاحب پر ان ایام میں بھی کامل سکینت طاری رہی۔

ایک مرتبہ جب حضرت اماں جان نے ایسے الہامات کو دیکھ کر عرض کیا کہ اب قادیان واپس چلیں تو آپ نے بڑی سکینت کے ساتھ فرمایا۔

"اب تو ہم اس وقت چلیں گے جب خدا لے جائے گا"

(حیات طیبہ صفحہ 354)

اور آپ نے پیغام صلح کی تصنیف کے کام کو اور تیز کردیا۔

آخری لمحات۔ عبادت کا قیام اور محبت الٰہی

حضرت صاحب کو 25 مئی 1908ء کی رات تکلیف شروع ہوئی۔ اور کمزوری انتہاء کو پہنچ گئی۔ اس حالت میں جو کلمات آپکی زبان مبارک پر جاری تھے وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی زبانی ان تین لفظوں میں محدود تھے۔

"اللہ - میرے پیارے اللہ"

اس کے بعد جب نماز فجر کا وقت ہوا تو اس وقت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنی چشمدید گواہی یہ بیان فرماتے ہیں۔

"صبح کی نماز کا وقت ہوا تو اس وقت جبکہ خاکسار بھی پاس کھڑا تھا نحیف آواز میں دریافت فرمایا۔ "کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟" ایک خادم نے عرض کیا۔ ہاں ہو گیا ہے۔ اس پر آپ نے بستر کے ساتھ دونوں ہاتھ تیمم کے رنگ میں چھو کر لیٹے لیٹے ہی نماز کی نیت باندھی مگر اسی دوران میں بے ہوشی کی حالت ہو گئی۔ جب ذرا ہوش آیا تو پھر پوچھا "کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟" عرض کیا گیا ہاں ہو گیا ہے پھر دوبارہ نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی مگر جب کبھی ہوش آتا تھا وہی الفاظ "اللہ میرے پیارے اللہ" سنائی دیتے تھے اور ضعف لحظہ بہ لحظہ بڑھتا جاتا تھا..... آخر ساڑھے دس بجے کے قریب حضرت صاحب نے ایک دو لمبے لمبے سانس لئے اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے ابدی آقا اور محبوب کی خدمت میں پہنچ گئی۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 182 تا صفحہ 184)

یہ 26 مئی 1908ء منگل کا دن تھا۔

تجہیز و تکفین

26 مئی 1908ء کو دن کے دو اور تین بجے کے درمیان حضرت صاحب کے جسد مبارک کو غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا۔

غسل و کفن کی یہ خدمت حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کے حصہ میں آئی۔

پہلی نماز جنازہ

غسل و کفن سے فراغت کے بعد آپ کا جنازہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ کے مکان کے اوپر کی منزل سے نیچے صحن میں لایا گیا اور حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور یہ حضرت صاحب کی پہلی نماز جنازہ تھی جو لاہور میں ادا کی گئی۔

لاہور سے قادیان کے لئے بذریعہ ریل روانگی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نعش مبارک سیکنڈ کلاس کے ایک ریزرو ڈبہ میں رکھوا دی گئی تھی۔ گاڑی لاہور سے پونے چھ بجے شام روانہ ہوئی اور رات دس بجے بٹالہ پہنچی۔ رات دو بجے نعش مبارک صندوق سے باہر نکالی گئی اور ایک چارپائی پر رکھ کر خدام نے جنازہ کندھوں پر اٹھا لیا۔ 27 مئی صبح آٹھ بجے کے قریب گیارہ میل کا سفر طے کر کے قادیان پہنچادیا گیا حضرت صاحب کا جسد اطہر بہشتی مقبرہ سے ملحق باغ میں زیارت کے لئے رکھ دیا گیا۔ جماعت کے تمام دوست جو اس وقت بارہ سو کی تعداد میں تھے انہوں نے زیارت کی۔

پہلے مظہر قدرت ثانیہ کا انتخاب

حضرت اقدس کی نعش مبارک قادیان پہنچی تو سلسلہ کے مقتدر بزرگوں نے آپ کے جانشین کے طور پر حضرت مولوی نور الدین صاحب سے درخواست کرنے پر اتفاق کیا۔ چنانچہ اکابرین سلسلہ مل کر حضرت مولوی صاحب کے مکان پر گئے اور مناسب رنگ میں اپنی درخواست پیش کی۔ آپ نے کچھ تردد کے بعد فرمایا "میں دعا کے بعد جواب دوں گا" چنانچہ وہیں پانی منگوایا گیا اور آپ نے وضو کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کی اور پھر فرمایا کہ چلو ہم سب وہیں چلیں جہاں ہمارے آقا کا جسد اطہر ہے اور جہاں ہمارے بھائی انتظار میں ہیں۔ چنانچہ باغ میں پہنچنے پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب سب موجود دوستوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بطور نمائندہ درج ذیل تحریر پڑھی:

"مطابق فرمان حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیاں جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت صاحب اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے کہ ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی۔ جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کا تھا۔

ساری خوبیاں وحدت میں ہیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب جب تحریر پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت مولوی صاحب نے ایک نہایت ہی پُر مغز اور پُر معرفت تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں کبھی امام بننے کا خواہشمند نہیں ہوا۔ آپ نے دیگر بزرگان سلسلہ کو اور خاص طور پر تین احباب کے نام لے کر تجویز دی کہ ان میں سے کسی کو منتخب کرلیں میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں۔ پھر فرمایا کہ "اگر تم میری ہی بیعت کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے" اور پھر آپ نے نصائح فرمائیں اور وحدت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس قوم کا کوئی رئیس نہیں وہ مرچکی"

(بدر 2 جون 1908ء صفحہ 8،7)

بیعت

حضرت مولوی نور الدین صاحب کی اثر انگیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر کے بعد سب حاضرین نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم آپ کے احکام کو مانیں گے۔ آپ ہمارے امیر ہیں اور ہمارے امام کے جانشین ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی تمام موجود احباب نے بیعت کی۔ یہ بیعت حضرت اقدس (بانی سلسلہ احمدیہ) کے باغ میں ایک آم کے درخت کے نیچے ہوئی۔

جماعت کے لئے اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ممبران نے بھی متفقہ طور پر اسی وقت سیکرٹری خواجہ کمال الدین صاحب کی معرفت ساری جماعت کے لئے یہ اعلان کیا کہ:

اطلاع از جانب صدر انجمن احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کی وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشوہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) بہ اجازت حضرت اماں جان کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور (امام) قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت صاحب کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں"

(الحکم 28 مئی 1908ء)

مظہر قدرت ثانیہ کے متعلق ایک مبارک خواب

جن دنوں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) اپنے آخری سفر لاہور کی تیاریوں میں مصروف تھے آپ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے دعا کرو اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ چنانچہ حضرت سیدہ صاحبہ موصوفہ نے درج ذیل رؤیا دیکھی کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 37)

محبوب آقا کی نماز جنازہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے بیعت کے بعد تمام موجود احمدیوں کے ساتھ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی نماز جنازہ ادا کی۔ اسی نماز کے وقت احباب جماعت کی کیفیت کا نقشہ حضرت شیخ عبد القادر صاحب نے ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ۔

"نماز میں گریہ وزاری اور رقت کا یہ عالم تھا کہ تمام مخلصین کی اپنے مولا کے حضور غم و حزن سے ملے جلے جذبات کے ساتھ چیخیں نکل رہی تھیں"

(حیات طیبہ صفحہ 360)

شام چھ بجے 27 مئی 1908ء شام چھ بجے کے قریب حضرت صاحب کا جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لے جا کر دفن کر دیا گیا۔

اے اللہ اس پاک وجود پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا چلا جا اور جس مقصد کے خاطر آپ مبعوث ہوئے تھے اس مقصد کی تکمیل فرما۔ آمین

بچوں کو نصیحت

حضرت اماں جان نے حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی وفات پر نہ صرف یہ کہ خود صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا بلکہ آپ نے جس رنگ اور جس انداز میں اپنے بچوں کو صبر کی تلقین کی وہ بھی ہماری تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے آپ نے انہیں جمع کیا اور فرمایا

"بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے۔ جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔"

(الفضل 19 جنوری 1962ء صفحہ 15 کالم نمبر 2)

حضرت مصلح موعود کا زندۂ جاوید عہد

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جن کی عمر اس وقت صرف انیس سال تھی آپ نے بھی اس موقع پر نہ صرف صبر کا نہایت عمدہ نمونہ دکھایا بلکہ ایک عہد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے سرہانے کھڑے ہو کر باندھا اور پھر تاحیات اس عہد کی پاسداری کی وہ عہد یہ تھا۔

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔"

(الحکم جوبلی نمبر صفحہ ۹۱ کالم نمبر 2.1)

☆......☆......☆......☆

مومن قدم بڑھا کے ہٹاتے نہیں کبھی
ان کو قضا کے تیر ڈراتے نہیں کبھی
مردانہ وار بڑھتے ہیں سینہ سپر کئے
غازی عدو کو پیٹھ دکھاتے نہیں کبھی

(درعدن)

ALL KIND OF LEATHER GOODS

SPECIALIST IN GLOVES
OF ALL KINDS

BTC

MANUFACTURERS:-
IMPORTERS & EXPORTERS

Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN

BILLOO TRADING CORPORATION
P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN

Tel. Off. : 0432 - 593756
Fac : 0432 - 267115
Resd. : 0432 - 67087 - 65197
Fax : 0432 - 592086
Telex : 46434 BILLOO PK
Cable : BILLOO, SIALKOT

خالص اعلیٰ معیار کے کپاس، چاول
گندم اور چارہ جات کے بیج دستیاب ہیں

الحمد سیڈ کارپوریشن
حیات آباد کالونی چیچہ وطنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

قدرتِ ثانیہ کا اوّلین ظہور

تصرف الٰہی کی جلوہ نمائی کے تاریخ ساز لمحات

اگرچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قلم مبارک سے 24 دسمبر1905ء کو رسالہ "الوصیتہ" منظر عام پر آچکا تھا اور مامور وقت اپنے وصال کے قریب تر آنے اور قدرت ثانیہ کے نظام کے معرض وجود میں آنے کی خبر دے چکے تھے مگر آپ کے عشاق اپنی بے مثال عقیدت کے باعث یہ تصور ہی نہ کرسکتے تھے کہ ان کا پیارا اور مقدس آقا واقعی ہم سے جدا ہونے والا ہے۔ آپ کے جانثار اور مخلص خدام کی قلبی کیفیت کا کسی قدر اندازہ اس "داستان غم" سے بخوبی لگ سکتا ہے جو حضرت میر قاسم علی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نے مسدس کی صورت سے جلسہ سالانہ 1908ء کے موقع پر سنائی اور جس کے چند اشعار یہ تھے۔

مسیحا سب ترے خادم ہیں حاضر
مگر تجھ بن تڑپتے ہیں یہ مضطر

ہوئے ہیں ہجر میں مُردوں سے بدتر
جلا لو اب انہیں صورت دکھا کر
اگر چھپنے کا تھا ہم سے ارادہ
اگر منظور تھا ہم سے یہ پردہ
تو کیوں پہلے کیا تھا اپنا شیدا
دکھا کر وہ جمالِ روئے زیبا
کہیں کب تک شبِ غم کا فسانہ
رہیں مشتاق کب تک اک زمانہ
دکھا دیجے وہ شانِ دلبرانہ
اٹھو حضرت کرو بالوں میں شانہ
جلوسِ سیر ہے جب یاد آتا
دلِ بے تاب ہے قابو سے جاتا

نہیں تجھ بن ہمیں جینا یہ بھاتا
غمِ فرقت ہے یا حضرت ستاتا

(رپورٹ جلسہ سالانہ منعقدہ 26'27'28 دسمبر1908ء' صفحہ 119 تا 121 مطبوعہ انوار احمدیہ مشین پریس قادیان)

حضرت سیدنا محمود تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم سب یہی سمجھتے تھے کہ حضرت (بانی سلسلہ) ابھی وفات نہیں پاسکتے اس کا نتیجہ یہ تھا کہ کبھی ایک منٹ کے لئے بھی ہمارے دل میں یہ خیال نہیں آیا تھا کہ حضرت ..... جب فوت ہو جائیں گے تو کیا ہوگا میں اس وقت بچہ نہیں تھا بلکہ جوانی کی عمر کو پہنچا ہوا تھا۔ میں مضامین لکھا کرتا تھا۔ میں ایک رسالہ کا ایڈیٹر بھی تھا مگر

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی ایک منٹ بلکہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی میرے دل میں یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت (بانی سلسلہ) وفات پا جائیں گے۔ حالانکہ آخری سالوں میں متواتر

ایسے الہامات ہوئے جن میں آپ کی وفات کی خبر ہوتی تھی اور آخری ایام میں تو ان کی کثرت اور بھی بڑھ گئی مگر باوجود اس کے کہ..... ایسے الہامات ہوتے رہے اور باوجود اس کے کہ بعض الہامات و کشوف میں آپ کی وفات کے سال اور تاریخ وغیرہ کی بھی تعیین تھی اور باوجود اس کے کہ ہم "الوصیت" پڑھتے تھے۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ باتیں آج سے دو صدیاں بعد پوری ہوں گی اس لئے اس بات کا خیال بھی دل میں نہیں گزرتا تھا کہ جب حضرت..... وفات پاجائیں گے تو کیا ہوگا اور چونکہ ہماری حالت ایسی تھی کہ حضرت.... ہمارے سامنے فوت ہی نہیں ہوسکتے۔ اس لئے جب واقعہ میں آپ کی وفات ہوگئی تو ہمارے لئے یہ باور کرنا مشکل تھا کہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے حضرت (بانی سلسلہ) کی وفات کے بعد جب آپ کو غسل دے کر کفن پہنایا گیا تو چونکہ ایسے موقعہ پر بعض دفعہ ہوا کے جھونکے سے کپڑا اہل جاتا یا مونچھیں ہل جاتی ہیں اس لئے بعض دوست دوڑتے ہوئے آتے اور کہتے کہ حضرت.... تو زندہ ہیں ہم نے آپ کا کپڑا ہلتے دیکھا ہے یا مونچھوں کے بالوں کو ہلتا دیکھا ہے اور بعض کہتے کہ ہم نے کفن کو ہلتے دیکھا ہے اس کے بعد جب حضرت (بانی سلسلہ) کی نعش کو قادیان لایا گیا تو اسے باغ میں ایک مکان کے اندر رکھ دیا گیا۔ کوئی آٹھ نو بجے کا وقت ہوگا کہ خواجہ کمال الدین صاحب باغ میں پہنچے اور مجھے علیحدہ لے جاکر کہنے لگے کہ میاں کچھ سوچا بھی ہے کہ اب حضرت صاحب کی وفات کے بعد کیا ہوگا میں نے کہا کچھ ہونا تو چاہئے مگر یہ کہ کیا ہو اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا وہ کہنے لگے میرے نزدیک ہم سب کو حضرت مولوی صاحب کی بیعت کرلینی چاہئے ..... مولوی محمد علی صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تمام جماعت کو مولوی صاحب کی بیعت کرنی چاہئے

آخر جماعت نے متفقہ طور پر حضرت (مولانا حکیم نور الدین صاحب) کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ لوگوں کی بیعت لیں اس پر باغ میں تمام لوگوں کا اجتماع ہوا۔"

(تقریر جلسہ سالانہ 1939 قادیان صفحہ 84'83)

اس اجتماع میں' جو تصرف الٰہی کی جلوہ نمائی کا ایک عظیم نشان تھا کس طرح قدرت ثانیہ کے مظہر اول کی تمام موجود احمدی بزرگوں نے متفقہ طور پر بیعت کی اور قدرت ثانیہ کا اولین ظہور ہوا؟ اس کی تفصیل حضرت نواب محمد علی خان کی رقم فرمودہ 27 مئی 1908ء کی ڈائری سے ملاحظہ فرمائیے۔ آپ نے تحریر فرمایا۔

"حضرت مولانا (کے) ہاتھ پر ہم نے مع فرزندان و میر صاحب قریباً بارہ سو آدمی نے باغ کے درختوں کے نیچے بیعت کی.... نماز عصر پڑھ کر جنازہ پڑھا گیا اور پھر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ پڑھا

بیعت کے وقت اور خطبہ کے وقت عجیب نظارہ تھا کوئی آنکھ نہ تھی جو پُر نم نہ تھی۔ بعد خطبہ سب حضرت اقدس کا چہرہ دیکھنے کے لئے گئے پھر اس کے بعد حضرت..... کا جنازہ قبر پر لے جایا گیا اور حضرت .... کے جسم نورانی کو سپرد خاک کیا یہ کوئی ساڑھے پانچ بجے کا وقت تھا۔ گرمی کا یہ عالم مگر جسم میں کسی قسم کا فتور نہ تھا چہرہ مبارک بالکل صاف تھا اور کسی قسم کی بے رونقی نہ تھی۔"

(سوانح حضرت نواب محمد علی خاں صفحہ 589 مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مطبوعہ نور آرٹ پریس۔ اگست 1952ء)

بلاشبہ وہ ساعت جس میں ربانی سکیم کے عین مطابق جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ منصہ شہود پر آئی حشر کا منظر پیش کررہی تھی مگر یہی وہ تاریخ ساز لمحات تھے جن کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ رفعتوں کے مینار بلند تک پہنچی اور نوے سال کے اندر اندر ایک ایسے عالمی انقلاب سے ہمکنار ہوچکی ہے جس کی عظمت و شوکت کو دیکھ کر اپنے ہی نہیں بیگانے بھی انگشت بدنداں ہیں۔ مگر یہ تو اس بابرکت اور آسمانی نظام کی ابتدائی تجلیات ہیں۔ اور مستقبل میں اس کے ساتھ اس درجہ عظیم الشان ترقیات وابستہ ہیں کہ آج کوئی مادی آنکھ اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے بیالیس سال قبل 19۔ اکتوبر1956ء کو ایک خطاب عام کے دوران پر شوکت انداز میں ارشاد فرمایا۔

"تم اور بھی ترقی کرو گے اور اس وقت تمہارا چندہ 20'25 لاکھ سالانہ نہیں ہوگا بلکہ کروڑ' دو کروڑ پانچ کروڑ' دس کروڑ' بیس کروڑ پچاس کروڑ' ارب' کھرب

پدم بلکہ اس سے بھی بڑھ جائے گا اور پھر تم دنیا کے چپہ چپہ میں اپنے (مربّی) رکھ سکو گے.... ایک قوم ہونے کے لحاظ سے تم امریکہ سے بھی زیادہ مالدار ہوگے۔ دنیا میں ہر جگہ تمہارے (مربی) ہوں گے اور جتنے تمہارے (مربی) ہوں گے اتنے افسر دنیا کی کسی بڑی سے بڑی قوم کے بھی نہیں ہوں گے' امریکہ کی فوج کے بھی اتنے افسر نہیں ہوں گے جتنے تمہارے مربی ہوں گے اور یہ محض تمہارے ایمان اور اخلاص کی وجہ سے ہوگا۔

(الفضل 24۔ اپریل 1957ء صفحہ 5 کالم 2)

اہل عرفان

دوسری قدرت کی نعمت کا جسے عرفان ہے
جان و دل سے وہ تو اس کی ذات پر قربان ہے
درد مندانہ دعائیں وقف ہیں اس کے لئے
جو سراپا حسن ہے تسکین کا سامان ہے
جس کا دل نفرت سے خالی اور محبت سے ہے پُر
پیار سے دل جیتنا جس کی نرالی شان ہے

(محترمہ ... احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ کوالٹی کپڑے اور بہترین سلائی کیلئے

سُپر سٹیلرز اینڈ سُپر فیبرکس

نمبر 1 بلاک 6-بی سُپر مارکیٹ اسلام آباد 44000
پاکستان

فون: 051-818585 فیکس: 051-826934

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ
مدراسی، سنگاپوری، اٹالین، بحرینی جیولری کی خریداری کیلئے
تشریف لائیں

نیو احمد جیولرز

گلا چوک شہیداں سیالکوٹ
پروپرائیٹر:- محمد احمد توقیر

فون: دوکان 0432-87444
رہائش 0432-586297 موبائل: 03432-7348235

بیادگار ماسٹر محمد دین احمد پال (راپنجی والے) و شیخ محمد رمضان (ڈیرہ اسماعیل خان)

پال سائنس سیکنڈری سکول

8-17/9 سرکلر روڈ چوک رنگ پورہ سیالکوٹ
بورڈ کے مڈل اور سیکنڈری امتحانات میں ہمیشہ صفِ اوّل پر آنے والا واحد سکول

پرنسپل:- مبشر احمد پال
سابق پرنسپل احمدیہ ایگریکلچرل سیکنڈری سکول
کبالا (سیرالیون)

پروپرائیٹر:- مسز امۃ المتین پال
آفس: 581458
رہائش: 581558

LIBRA

COMMUNICATION SYSTEMS

WE SPECIALIZE IN:

* Motorized Remote Controlled World Dish Antenna Systems.
* CCIV, MATV, SMATV, for hotels, flats, colonies and guest houses.
* Hi-Tech Satellite Computers & Communications.
* Video phones & Desktop video Conferencing Systems

Visit our Web Site At
www.LIBRA.Com.pk

Internet Web Page Development and hosting

11, Warrich Plaza ☎ (051) 292396
F10 Markaz, Islamabad FAX: (051) 282399
Email at: libra@isb.comsats.net.pk

THE NAME IN SPORTS WORLD
WORLD STAR

alpas

MANUFACTURERS, IMPORTERS & EXPORTERS

All kinds of Balls, Gloves, Sports Wear, Including Leisure Suits

HEAD OFFICE	BRANCH OFFICE
Alpas Group of Companies	Alpas GMBH
P. O. Box 1832	Assenheimer STR-51
Sialkot, Pakistan	61194 NT-BONSTADT,
Tel: 0432-263795-7	GERMANY.
Contact Person:	Tel: 06034-8521-2
Khalid Mehmood Malik	FAX: 06034-8925-8532
	Contact Person:-
	Akthar Mehmood Malik

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعیم احمد خادم

امامت نصرت و تائیدِ ربانی کی حامل ہے

ائمۂ احمدیت اور قبولیتِ دُعا کے نظارے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔
"اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب (امامت) پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے"۔
(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 47)

قدرت ثانیہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ اور اس کی بے شمار برکات ہیں اس کے شیریں ثمرات میں سے ایک پھل قبولیت دعا ہے۔ امام وقت' چونکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوتا ہے! اس لئے اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو بطور خاص' قبولیت بخشتا ہے۔

اللہ کے فضل سے' جماعت احمدیہ عالمگیر پر' اس وقت امامت رابعہ کا دور گذر رہا ہے اور جماعت نے انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قبولیت دعا کے بے شمار نشان دیکھے ہیں اور جماعت کی تاریخ لاتعداد ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ مشکلات میں گھرے' ہم و غم سے دوچار' کسی احمدی نے اپنے پیارے امام کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو دیکھتے ہی دیکھتے خدا کی رحمت جوش میں آئی اور تائید غیبی سے اس احمدی کی مشکل آسان ہو گئی۔

اس امر کے ثبوت کے طور پر کہ واقعی امام وقت کی دعاؤں میں بلا کی تاثیر ہے اور یہ دعائیں خدا کے فضل کو جذب کرتی اور اس کی رحمت کو جنبش دیتی ہیں' ان چاروں ائمہ کے قبولیت دعا کے چند نظارے پیش ہیں۔

امامت اولیٰ کا دور

حضرت مولانا نور الدین صاحب حج پر تشریف لے گئے تو مکہ مکرمہ میں اپنے مولیٰ سے التجا کی "یاالٰہی! جب مضطر ہو کر کوئی دعا تجھ سے مانگوں تو اس کو قبول کرنا۔
(حیات نور از عبدالقادر (سابق سوداگر مل) ص 515)

یہ دعا کچھ اس شان سے پوری ہوئی کہ آپ کی زندگی اس دعا کے ثمرات سے بھری پڑی ہے۔ آیئے اس کی چند جھلکیاں مشاہدہ کرتے ہیں۔

اور اعلیٰ قسم کے کمبل آنے شروع ہو گئے

ایک مرتبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی خدمت میں مولوی غلام محمد امرتسری صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ "دار الضعفاء" اور سکول کے غریب طالب علم جو غالباً مالابار کے تھے ان کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کپڑے نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہم ابھی دعا کرتے ہیں چنانچہ دعا شروع کر دی۔ دوسرے یا تیسرے دن اٹلی کے اعلیٰ قسم کے کمبل آنے شروع ہوگئے اور جوں جوں آتے حضرت تقسیم فرما دیتے جب نواں یا گیارھواں کمبل آیا تو آپ کی اہلیہ حضرت اماں جی کو وہ کمبل بہت ہی پسند آیا اور عرض کی کہ یہ کمبل تو ہم نہیں دیں گے آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ آج اکیس کمبل آنے تھے مگر اب نہیں آئیں گے چنانچہ اس کے بعد کوئی کمبل نہیں آیا۔
(حیات نور از عبدالقادر صاحب (سابق سوداگر مل) ص 517)

بارش تھم گئی

1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت امام جماعت الاول نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔
(رفقاء) احمد جلد 8 ص 71 مرتبہ ملک صلاح الدین ایم۔اے)

شریر لڑکوں سے نجات

ایک دفعہ کچھ شریر لڑکے بورڈنگ میں داخل ہو گئے وہ اپنی شرارتوں سے لوگوں کو تنگ کرتے تھے۔ حضرت صاحب سے ذکر کیا گیا آپ نے درس میں فرمایا کہ بعض لڑکے شریر ہو گئے ہیں وہ اپنی شرارتیں چھوڑ دیں ورنہ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان سے ہمارا چھٹکارا کرا دے آپ کی دعا کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر وہ تمام لڑکے جو بارہ کے قریب تھے خود بخود بورڈنگ سے نکل گئے۔

(حیات نور ص 631' 632)

نعم البدل عطا ہوا

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے چالیس دن کے اندر اندر فوت ہوئے ایک کی عمر ساڑھے نو سال تھی جبکہ دوسرا بچہ 5 سال آٹھ ماہ کا تھا آپ نے ایک نظم میں' ان بچوں کی وفات کے حوالہ سے دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کیا۔ حضرت امام جماعت الاول نے کسی سے یہ نظم سنی تو اس سے بے حد متاثر ہوئے اور آپ کے لئے بہت دعا کی۔ مکرم قاضی صاحب اس اجمال کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میں دفتر "بدر" میں حسب معمول ایک دن چارپائی پر لیٹے ہوئے بستر کو تکیہ بنائے اور آگے میز رکھے ایڈیٹر اور مینجر کے فرائض سرانجام دے رہا تھا تو مجھے حضرت امام جماعت الاول کی ایک چٹ ملی جس پر مرقوم تھا۔
"میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ نعم البدل دے گا"...... اس دعا نے قبول ہو کر کیا رنگ دکھایا اس کے بارہ میں قاضی صاحب لکھتے ہیں۔ "اس کے بعد 1910ء میں میرے ہاں خدا کے فضل سے لڑکا تولد ہوا جس کا نام آپ نے عبدالرحمان رکھا (جنید ہاشمی۔ بی۔ اے) اور پونے تین سال بعد 1913ء میں دوسرا لڑکا تولد ہوا جس کا نام آپ نے عبدالرحیم رکھا (شبلی۔ ایم۔ اے) اور اس طرح آپ کی دعا کی قبولیت کا ہم نے نظارہ دیکھا"۔
(حیات نور ص 431' 432)

رات بھر دعا کرتے رہے

محترم حضرت چوہدری غلام محمد صاحب بی اے کی روایت ہے کہ چوہدری حاکم دین صاحب کی بیوی کو پہلے بچے کے وقت سخت تکلیف تھی۔ آپ رات گیارہ بجے حضرت امام جماعت الاول کے گھر گئے چوکیدار سے پوچھا کہ کیا میں حضرت صاحب کو اس وقت مل سکتا ہوں اس نے نفی میں جواب دیا لیکن اندرون خانہ حضرت صاحب نے آواز سن لی اور پوچھا کون ہے چوکیدار نے عرض کی کہ چوہدری حاکم دین ملازم بورڈنگ ہیں فرمایا آنے دو۔ آپ اندر چلے گئے اور زچگی کی تکلیف کا ذکر کیا آپ اندر جا کر ایک کھجور لے آئے اور اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور چوہدری صاحب کو دے کر فرمایا کہ یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد بچی پیدا ہو گئی۔ چوہدری صاحب نے سمجھا کہ اب دوبارہ حضرت صاحب کو جگانا مناسب نہیں اس لئے سو رہے۔ صبح کی نداء کے وقت وہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب اس وقت وضو کر رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے عرض کیا۔ کھجور کھلانے کے بعد بچی پیدا ہو گئی تھی آپ نے فرمایا کہ بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سو رہے اگر مجھے بھی اطلاع دے دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا۔ میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا۔
("رفقاء") احمد جلد 8 ص 71' 72 مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے)

امامت ثانیہ کا دور

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا تو اپنا وجود ہی دعاؤں کا ثمر تھا۔ آپ کی پیدائش' آپ کا بلند مقام و مرتبہ' حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل تھا اور یہی دعاؤں کا فیض پھر آپ کے وجود سے آگے جماعت میں منتقل ہوا۔ سارا عالم گواہ ہے کہ 1934ء اور 1953ء میں مخالفین کے ناپاک منصوبے' آپ کی ہی دعاؤں سے پارہ پارہ ہوئے اور ان کے خطرناک عزائم' ناکامی و نامرادی سے دوچار ہوئے۔ حضرت صاحب کی چند مقبول دعاؤں کے نمونے پیش ہیں۔

فصلیں ہری بھری ہو گئیں

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔
"میرے دفتر میں ایک سکھ دوست جو قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور کے قریب کے ایک گاؤں لالے ننگل کے رہنے والے ہیں تشریف لائے انہوں نے بتایا (میں) تقسیم ملک سے قبل ایک مرتبہ قادیان آیا جمعہ کا دن تھا اور قادیان میں بارش ہو رہی تھی حضرت صاحب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر' بیت اقصیٰ' سے اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی کہ قادیان میں تو بارش ہو رہی ہے لیکن میرے گاؤں میں سخت گرمی ہے اور وہاں بارش نہ ہونے کے سبب فصلوں کو بہت نقصان ہو رہا ہے آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے گاؤں پر بھی بارش نازل فرمائے وہ کہتے ہیں جب میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے اور میں بھی دعا کروں گا اس کے بعد جب میں اپنے گاؤں واپس پہنچا تو وہاں بارش ہو رہی تھی اور جو فصلیں بارش نہ پڑنے کی وجہ سے تباہ ہو رہی تھیں وہ پھر ہری بھری ہو گئیں"
(الفضل 16۔ مارچ 1958ء ص 5)

معجزانہ شفا

مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں۔
1951ء کا واقعہ ہے کہ میں ربوہ میں تھا مجھے برادر خورد عزیزم سید سجاد احمد صاحب کی طرف سے جڑانوالہ سے تار ملا "والد صاحب کی حالت نازک ہے جلدی پہنچو۔" نماز مغرب کے قریب مجھے تار ملا۔ مغرب کی نماز میں نے حضرت صاحب کی اقتداء میں گھبراہٹ کے عالم میں ادا کی۔ جب آپ نماز پڑھا کر واپس تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا "جڑانوالہ سے چھوٹے بھائی کا تار ملا ہے اباجی کی حالت نازک ہے کل صبح جاؤں گا آپ دعا کریں آپ نے فرمایا' اچھا دعا کروں گا" آپ کے ان چار لفظوں میں وہ سکینت تھی کہ بیان سے باہر ہے اگلی صبح کو جڑانوالہ پہنچا تو والد صاحب محترم چارپائی پر حسب معمول پان چبا رہے تھے۔ بھائی سے شکوہ کیا کہ تم نے خواہ مخواہ تار دے کر پریشان کیا تو اس نے کہا کہ کل مغرب کے بعد اباجی کی حالت معجزانہ طور پر اچھی ہونی شروع ہوئی اور خطرہ سے باہر ہوئی ورنہ مغرب سے پہلے سب علاج بے کار ثابت ہو کر حالت خطرہ والی' از حد تشویش ناک تھی پھر میں نے بتایا کہ میں نے کل مغرب کے بعد حضرت صاحب سے دعا کے لئے عرض کیا تھا یہ اسی کی برکت ہے۔
(الفضل 17۔ اپریل 1966ء ص 4)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب ٹانگ کٹنے کا خطرہ تھا

محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ اہلیہ محترم عبدالقیوم خان صاحب ربوہ لکھتی ہیں۔

1949ء کی بات ہے کہ میری لڑکی جو اس وقت دو سال کی تھی اس کے پاؤں کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی پر شدید چوٹ آنے سے ہڈی کو سخت نقصان پہنچا اور زخم بڑھتے بڑھتے ناسور کی شکل اختیار کر گیا ہم اس وقت پنڈی میں تھے بڑے بڑے ڈاکٹروں، حکیموں، جراحوں اور نائیوں سے علاج کروایا مگر کسی سے افاقہ نہ ہوا اور ڈاکٹروں نے خطرہ ظاہر کیا کہ کہیں لڑکی کی ٹانگ کاٹنی نہ پڑے...... ایسی حالت میں میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا اور دو تین ہفتے متواتر لکھتی رہی اور حضرت صاحب کی طرف سے جواب بھی ملتا رہا قدرت خداوند تعالیٰ کی کہ جو دوائی ہم بیسیوں دفعہ لگا چکے تھے اسی دوائی سے زخم بھر گیا اور کچھ دنوں کے بعد کامل شفا ہو گئی۔

(رسالہ "مصباح" ستمبر 1962ء ص 8)

خط ملتے ہی فرق پڑنے لگا

مکرم شیخ فضل حق صاحب واہ کینٹ لکھتے ہیں۔

میرا چوتھا لڑکا جو اب بارہ سال کا ہے اپنی پیدائش کے آٹھ نو ماہ بعد سخت بیمار ہو گیا۔ اپنی والدہ کے ساتھ ننکانہ صاحب گیا وہاں احمدی ڈاکٹر تھے وہ بھی علاج کرتے رہے ڈاکٹری اور دیسی علاج بہت کرایا تین سال تک علاج ہوتا رہا یہاں تک کہ ٹانگیں جواب دے گئیں اور رات کو ہم اٹھ کر دیکھتے کہ زندہ ہے یا نہیں لوگ تعویذ وغیرہ کے لئے کہتے مگر میں یہی کہتا رہا کہ یہ خواہ مر جائے تعویذ نہیں کروں گا آخر حضرت صاحب کو دعا کے لئے لکھا آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت دے گا۔ ان کا خط آنا تھا کہ بیماری میں فرق پڑنے لگا۔ اب عزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارہ سال کا ہے"

(روزنامہ الفضل 28۔ اپریل 1966ء ص 4)

"خدا تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا"

مکرم فتح محمد صاحب مٹھیانی ربوہ لکھتے ہیں۔

22-1921ء میں جب میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوا اور میرے ساتھ ہی ہمارے گاؤں مٹھیانہ ضلع ہوشیار پور کے چار اور آدمی بھی احمدیت کے حلقہ بگوش ہو گئے تو گاؤں بلکہ علاقہ بھر میں ہماری مخالفت شروع ہو گئی جگہ جگہ ہمارے خلاف چرچا ہونے لگا۔ بحث مباحثہ ہوتا رہتا تھا اور اختلافی مسائل پر گفتگو شروع رہتی جب ہمارے اعتراضات کا جواب دینے سے عاجز آ گئے اور اپنے عقائد کی کمزوری ان کو نظر آنے لگی تو گاؤں کے بوڑھوں نے یوں کہنا شروع کر دیا "کیا ہوا کہ یہ لوگ مرزائی ہو گئے ہیں ان کو ملتی تو لڑکیاں ہی ہیں؟ اتفاق سے ہم پانچوں کے ہاں جو کہ اس وقت احمدی ہوئے تھے لڑکیاں ہی لڑکیاں تھیں نرینہ اولاد کسی ایک کے پاس بھی نہ تھی۔ اس بات کا میرے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور میں نے اسی صدمہ کے زیر اثر اپنے پیارے امام کے حضور نہایت عاجزی سے درخواست کی کہ ہم سب کے ہاں نرینہ اولاد ہونے کی دعا کریں تا اس بارہ میں بھی مخالفین کے منہ بند ہو جائیں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ خداوند تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا چنانچہ آپ کی دعا سے خداوند تعالیٰ نے ہم سب کو نرینہ اولاد سے نوازا اور اس رنگ میں نوازا کہ ہم اس کے حضور سجدہ تشکر بجالائے"

(الفضل 28۔ اپریل 1966ء ص 4)

امامت ثالثہ کا دور

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب جب منصب امامت پر سرفراز ہوئے تو خدا تعالیٰ سے قبولیت دعا کے نشان کی استدعا کی۔ اس کے بارہ میں آپ نے فرمایا۔

"میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے، آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے مجھے پورا یقین ہے اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا"

(الفضل 30۔ دسمبر 1965ء)

آپ کے دور امامت کا لمحہ لمحہ اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ بارگاہ ایزدی میں آپ کی دعا قبول ہوئی اور یہ نشان آپ کو بطور خاص مرحمت ہوا۔ ساری جماعت آپ کے اس نشان سے جس طرح مستفید ہوئی اس کے چند جلوے پیش ہیں۔

99 % ناامیدی کے باوجود

بچی نے جنم لیا

فرینکفورٹ جرمنی کے ایک دوست کے ہاں پچھلے دس سال سے کوئی اولاد نہ تھی ڈاکٹروں نے یہ تشخیص کی کہ Uterus کے منہ پر کینسر کے آثار ہیں جس کے لئے اپریشن ضروری ہے مکرم خالد صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا اور آپریشن کی اجازت کے لئے لکھا آپ نے فرمایا آپریشن ہرگز نہ کرائیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔...... وہاں کے چوٹی کے ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ بچہ پیدا ہونے کی % 99 کوئی امید نہیں اور آپریشن کے نتیجہ میں جو ایک فیصد امید ہے وہ بھی جاتی رہے گی"...... لیکن خدا کی قدرت دیکھیں کہ حضرت صاحب کی دعا سے ان کے ہاں بچی نے جنم لیا اور آپ نے اس بچی کا نام "خولہ" تجویز فرمایا۔

(الفضل 25۔ جون 1971ء ص 2)

ذائقہ بناسپتی
خالص جیسے ماں کا پیار

خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر
نیو رحمان بناسپتی کمشن ایجنٹ
نمک منڈی راولپنڈی
ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی گھی
رہائش 051-428735 دوکان 051-556842
72551

ANAM
MONEY CHANGERS
A DEPENDABLE CENTRE TO
BUY & SELL ALL FOREIGN CURRENCIES
AUTHORISED BY
STATE BANK OF PAKISTAN
☎ 051-812145 FAX: 272110

SUZUKI // سوزوکی
ڈیلرز، سوزوکی موٹر سائیکل، ہنڈا کے جینئن جاپانی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں، مرمت کی سہولت بھی ہے
منیر آٹوز حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار کالج ملتان نصیر آٹوز
فون: 540960 - 546497 ★ فیکس 92-061-520882

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کیلئے آپ کے
قدیمی احمدی جیولرز
رانا جیولرز
صرافہ بازار بدوملہی (ضلع نارووال)
فون: دکان 156، رہائش 208 پروپرائیٹر، نصیر احمد، فرید احمد، کلیم احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپریشن نہ کرائے

چوہدری محمد سعید کلیم صاحب دار العلوم غربی کی بہو جرمنی میں تھیں۔ ان کے پیٹ میں شدید درد ہوتا تھا۔ وہاں کے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آپریشن کراؤ آپ نے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا "اس کو لکھ دو کہ آپریشن نہ کرائے میں دعا کروں گا وہ ٹھیک ہو جائے گی" انہوں نے حضرت صاحب کے الفاظ اپنی بہو کو لکھ دیئے اور خدا کے فضل سے وہ بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو گئی۔

(ماہنامہ "خالد" اپریل مئی 1983ء ص 291)

سزائے موت سے نجات

حضرت امام جماعت الثالث خود فرماتے ہیں۔

ربوہ میں مجھے ایک شخص کا خط ملا کہ اس کے دو عزیزوں کو سزائے موت کا فیصلہ ہوا ہے اور اصل مجرم تو بچ گیا لیکن ہم جو مجرم نہیں انہیں سزا مل رہی ہے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی سزائے موت کا فیصلہ برقرار رکھا ہے بظاہر بچنے کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ اب ہم رحم کی اپیل کر رہے ہیں آپ ہمارے لئے دعا کریں...... میں نے انہیں لکھا کہ میں دعا کروں گا خدا تعالیٰ بڑا ہی قادر اور رحیم ہے اس کے ہاں کوئی بات انہونی نہیں مایوس نہ ہوں۔ چند دنوں کے بعد مجھے ان کا خط ملا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عدالت نے انہیں اس جرم سے بری الذمہ قرار دیا ہے"

(الفضل 31۔ اکتوبر 1967ء ص 3)

شادی کے 40 سال بعد بیٹا ہوا

حضرت صاحب خود فرماتے ہیں۔

"مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ ہمیں شادی کئے 37 برس ہو چکے ہیں لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باوجود اتنی عمر گذر جانے کے بھی اولاد کی نعمت سے نوازے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بظاہر میں عمر کے ایسے دور میں داخل ہو چکی ہوں کہ اولاد کا ہونا ناممکن نظر آتا ہے میں نے اس کے لئے دعا شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے 40 سال بعد اس کو لڑکا عطا فرمایا"

(الفضل 27۔ جولائی 1971ء ص 3)

"اللہ تعالیٰ لڑکا دے گا"

محترم مولوی مسعود احمد جہلمی صاحب فرینکفورٹ میں انچارج تھے۔ ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی حضرت صاحب کی خدمت میں ان کے لئے درخواست کی گئی اور ساتھ ہی ایک لڑکے اور لڑکی کا نام تجویز کرنے کی التجا کی گئی آپ نے چند سیکنڈ خاموش رہنے کے بعد فرمایا مسعود احمد کو اللہ تعالیٰ لڑکا دے گا میں اس کا نام لقمان احمد تجویز کرتا ہوں" چنانچہ 21۔ جون 1971ء کو حضرت صاحب کی خدمت میں ان کا یہ تار ملا آپ کی دعاؤں کا ثمرہ لقمان احمد کی صورت مل گیا ہے؟

(الفضل 3۔ جولائی 1981ء)

شادی کے بارہ سال بعد چار بیٹے پیدا ہوئے

میاں محمد اسلم صاحب آف پتو کی ضلع قصور لکھتے ہیں۔

"خاکسار 11۔ نومبر 1963ء کو احمدی ہوا اور 9۔ اپریل 1965ء کو خاکسار کی شادی ہوئی۔ بارہ سال تک خاکسار کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی تمام رشتہ دار غیر احمدی تھے اور مخالفت کرتے تھے وہ تمام اور گاؤں والے بھی یہی کہتے تھے کہ چونکہ یہ قادیانی ہو گیا ہے لہذا یہ ابتر رہے گا۔ خاکسار نے اس عرصہ میں ہر قسم کا علاج کروایا لیکن اولاد نہ ہوئی...... اسی اثناء میں خاکسار نے حضرت امام جماعت الثالث کی خدمت میں تمام حالات لکھ کر درخواست دعا کی کہ خدا تعالیٰ اولاد سے نوازے حضرت صاحب نے خط کے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا۔ حضرت صاحب کی اس دعا کی برکت سے اب میرے چار لڑکے ہیں"

(ماہنامہ "خالد" ربوہ اپریل مئی 1983ء ص 292)

امامت رابعہ کا دور

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی قبولیت دعا کا نشان عطا کیا گیا ہے۔ آپ کی دعاؤں نے احمدیت کو ایک نئے دور میں داخل کیا ہے اور تمام دنیا اس کی گواہ بن چکی ہے۔

"آئندہ جب آؤ تو بیٹا لے کر آنا"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

"نائیجریا سے سیف اللہ چیمہ تحریر فرماتے ہیں کہ گذشتہ مرتبہ جب میں آپ سے ملنے آیا میری بیوی بھی ساتھ تھی ہم نے ذکر کیا کہ ہماری شادی پر عرصہ گذر گیا ہے اور کوئی اولاد نہیں اس وقت آپ نے بے اختیار یہ فقرہ کہا "بشریٰ بی بی آئندہ جب آؤ تو بیٹا لے کر آنا" وہ کہتے ہیں آپ کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ اب جب ہم آپ سے ملنے آئیں گے تو بیٹا لے کر آئیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ بیٹا عطا فرما چکا ہے؟

(ضمیمہ ماہنامہ "خالد" جولائی 1987ء ص 10)

"بچے کا نام امتہ الحیٔ رکھنا"

آپ قبولیت دعا کا ایک اور واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

"غانین خاتون لکھتی ہیں! میری اولاد پیدائش کے دو ہفتہ کے اندر اندر فوت ہو جاتی تھی میں نے آپ کو دعا کے لئے خط لکھا اور مجھے یہ عجیب جواب ملا کہ "بچے کا نام امتہ الحیٔ رکھنا" جو کہ بیٹی کا نام ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نشان دیکھ کر حیران رہ گئی کہ خدا نے مجھے بیٹی عطا فرمائی جس کا نام میں نے امتہ الحیٔ رکھا۔ ایک سال ہو چکا ہے اور خدا کے فضل سے صحت مند اور ہشاش بشاش ہے"

(ضمیمہ ماہنامہ "خالد" جولائی 1987ء ص 10)

"ادھر خط کا جواب ملا، ادھر کیس منظور ہوا"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع، قبولیت دعا کے تین ایک جیسے حیرت انگیز واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"عبد الباسط صاحب مبلغ جرمنی لکھتے ہیں کہ نور مبرگ میں ایک دلچسپ واقعہ ہوا۔ ایک احمدی دوست آپ کو خط لکھ رہے تھے ایک عرب دوست نے پوچھا آپ کیا کر رہے ہیں کس کو خط لکھ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میرا کیس عدالت میں چل رہا ہے اس کے فیصلہ کا دن قریب آ رہا ہے میں بہت پریشان ہوں ہم اپنے امام کو دعاؤں کے لئے خط لکھتے ہیں وہ ہمارے لئے دعائیں کرتے ہیں اللہ فضل فرماتا ہے میں نے دنیا کی تدبیریں تو کر لی ہیں اب میں یہ تدبیر بھی کر رہا ہوں یعنی اپنے امام کو دعا کے لئے خط لکھ رہا ہوں کچھ دن کے بعد اس کیس کا فیصلہ ہوا اور ہوا بھی ان کے حق میں۔ اس عرب دوست نے متاثر ہو کر ان سے کہا میرے لئے بھی دعا کا خط لکھو چنانچہ انہوں نے یہ واقعہ لکھا اور اپنے عرب دوست کے لئے بھی دعا کی درخواست کی کچھ دن کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا کیس بھی منظور ہو گیا دنیا کی نظر میں تو یہ ایک اتفاقی واقعہ بھی ہو سکتا ہے لیکن دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اطمینان قلب کی خاطر یہ بھی کیا کہ جس دن احمدی دوست کو میرا جواب ملا ہے اس دن ان کا کیس منظور ہوا اور اسی طرح جس دن اس عرب دوست کو میری طرف سے اطمینان کا پیغام ملا ان کا کیس بھی اس دن منظور ہوا...... وہ کہتے ہیں جب یہ بات مشہور ہوئی تو ایک غیر احمدی دوست نے اپنے پاکستانی احمدی دوست سے درخواست کی کہ ہمارے خاندان کا ایک فرد لمبے عرصے سے بیمار چلا آ رہا ہے اور ڈاکٹروں کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کی بیماری ہے کیا اور دن بدن پریشانی بڑھتی چلی جا رہی ہے اس لئے میرے لئے بھی دعا کا خط لکھو چنانچہ انہوں نے ان باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے مجھے اس دوست کے لئے بھی دعا کے لئے لکھا اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ایک دن ڈاکٹروں نے اس کی اصل بیماری کی تشخیص کر لی اور دیکھتے دیکھتے ہی وہ مریض شفا پا گیا۔ اس میں بھی لطف کی بات یہ تھی کہ جب میرا خط ان کو ملا تو دعا کرنے کی تاریخ وہی تھی جس دن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان ڈاکٹروں کو صحیح تشخیص کی توفیق عطا فرمائی"

(ضمیمہ ماہنامہ خالد جولائی 1987ء ص 9)

نرینہ اولاد کی حسرت پوری ہوئی

حضرت صاحب خود فرماتے ہیں۔

مجھے یاد ہے گھانا میں ایک چیف کو میرے ہاتھ پر قبول حق کی توفیق ملی اس سے پہلے وہ مذہباً عیسائی تھے نرینہ اولاد کی حسرت لئے دل میں پھرتے تھے۔ دو مرتبہ ان کی اہلیہ کا حمل ضائع ہو چکا تھا اور اب وہ مایوس ہو چکے تھے انہوں نے مجھے دعا کے لئے کہا۔ کہنے لگے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بیٹا دے اور میری اہلیہ بھی صحت و عافیت اور خیریت سے رہے۔ میں نے چیف اور اس کی بیگم کے لئے بڑی تضرع اور درد سے دعا کی اور انہیں لکھا کہ اللہ تعالیٰ میری اور ان کی دعاؤں کو ضرور شرف قبولیت بخشے گا۔ کچھ مدت کے بعد ان کی اطلاع ملی کہ خدا تعالیٰ نے دعائیں سن لی ہیں اور انہیں ایک صحت مند بیٹے سے نوازا ہے"

(ایک مرد خدا ص 352)

خلوص کی شرط

قارئین کرام! یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے 'ائمہ' کا وجود' فیض کا سیل رواں ہے۔ یہ شفقت و محبت کا کبھی نہ ختم ہونے والا چشمہ ہے۔ یہ وہ سدا بہتا چشمہ ہے جس سے اپنے وجود کو سیراب کرنا' خود ہمارے اختیار میں ہے ہاں' البتہ اس کے لئے دعا کی عادت کے ساتھ ساتھ' امام وقت سے اخلاص کے تعلق کی شرط لازمی ہے۔ ہمارے دل و جان سے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز "قبولیت دعا" کی اس حقیقت سے یوں پردہ اٹھاتے ہیں فرمایا۔

"میرا لمبا تجربہ مجھے بتاتا ہے کہ میری دعا کی قبولیت میں دعا کے لئے لکھنے والے کا خلوص اور اس کے ایمان کے معیار کا گہرا تعلق ہوتا ہے اور اس کی اپنی دعاؤں کا بھی بہت دخل ہوتا ہے اگر سچے خلوص اور پیار اور محبت کے ساتھ منصب "امامت" سے وابستگی کے اظہار کے طور پر کوئی دعا کے لئے لکھتا ہے تو بسا اوقات اس کے حق میں غیر معمولی طور پر دعائیں قبول ہوتی ہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25۔ جولائی 1986ء)

(ضمیمہ ماہنامہ "خالد" جولائی 1987ء ص 9)

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قدرت ثانیہ کا یہ بابرکت نظام ہمیشہ ہمارے سر پر قائم رکھے اور ہمیں اس کی برکات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

پولارائیڈ فوٹوز۔ سامان فوٹوگرافی۔
یادگار فوٹوگراف اور کلر فلموں کی ڈویلپنگ / پرنٹنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فوٹو ٹائم
4۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون 736
پروپرائیٹر عطاء المنان

العطاء جیولرز
C/145-DT ڈھانسنعار مری روڈ چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر: طاہر محمود
844986

عمارتی شیشہ اور رنگ و روغن کا مرکز
ڈیلرز: نیلم گلاس انڈسٹریز حسن ابدال گنج گلاس ورکس حسن ابدال
یونین گلاس اینڈ پینٹ سٹور کالج روڈ سرگودھا
پروپرائیٹرز: محمد اشرف ڈھڈی اینڈ برادرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

E-mail:anamTrv@ISb.com.satsnet.pk

ANAM TRAVELS

IATA

YOUR DEPENDABLE TRAVEL AGENTS

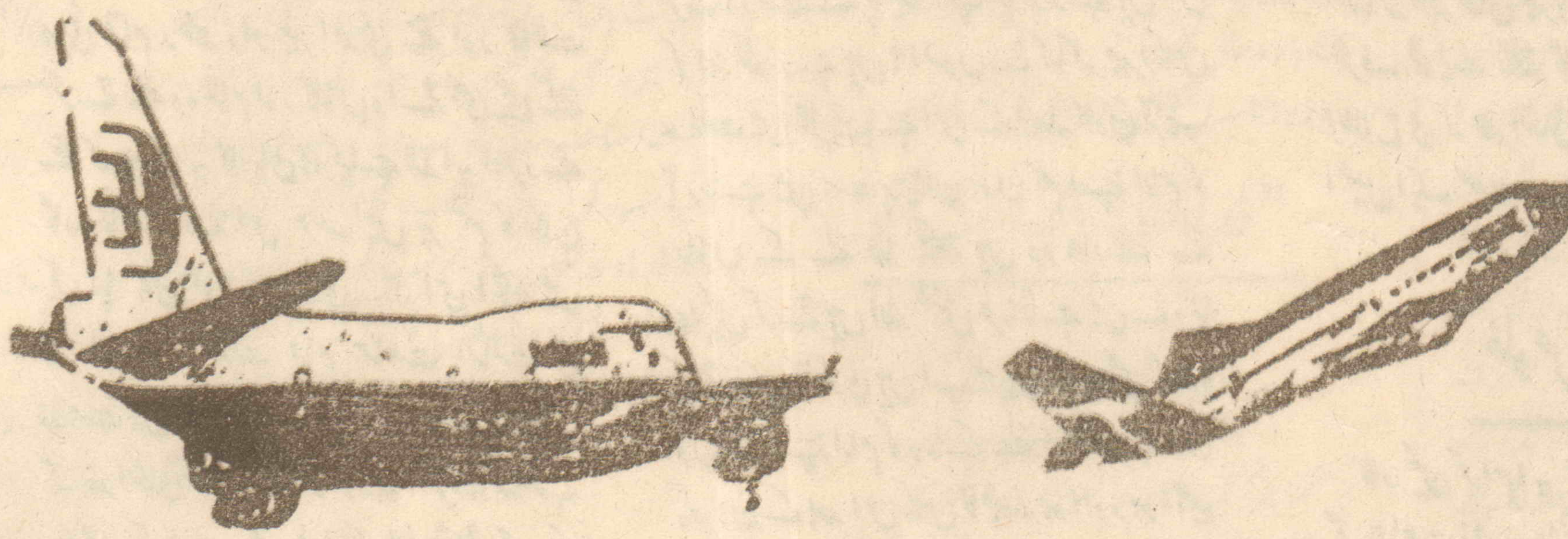

Ph: 273947 - 270341 - 276232 - FAX: 272110

14-D Feroze Centre Fazal - ul - Haq road

Blue Area Islamabad, L.No. 1895

A. Q. Shafi
ENTERPRISES
MANUFACTURER IMPORTERS AND EXPORTERS
OF LEATHER GOODS AND SPORTS GOODS.
TEL: 0092-432-555575 FAX:0092-432-563947
RORAS ROAD NEW MIANA PURA (EAST) SIALKOT 51340, PAKISTAN

• فریج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے

احمد برادرز

شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
451030
420958

MARBLES

• ہر قسم کے ماربل سلیپ
• کچن کاؤنٹر ٹائلز
• کیمیکل پالش کیلئے رجوع فرمائیں

051-411121

سٹار ماربل انڈسٹریز

پلاٹ 40-42
سٹریٹ 10 سیکٹر I/9
انڈسٹریل ایریا اسلام آباد
پروپرائیٹر: شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

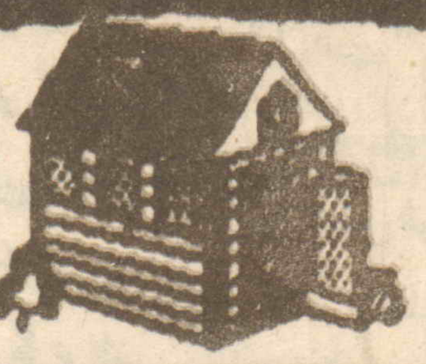

LODGINGS
GUEST.HOUSE
It's Your Home You Would Want
To Come Again

AIR CONDITIONED
ID TELEPHONE FACILITY
DISH ANTENA WITH &
CHANNELS
24 HOURS
ROOM SERVICE
AVAILABLE

HOUSE NO:41 A, COLLEGE ROAD,
F.7/2 ISLAMABAD
PHONE NO. 051-827179
FAX . 051-826146

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم احمد

ائمہ احمدیت کی پاکیزہ سیرت کے نقوش

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول علم و فضل، تقویٰ و طہارت توکل علی اللہ اور اطاعت امام میں ایک عظیم مقام رکھتے تھے۔ آپ کی تعریف میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ شعر کافی ہے۔

چہ خوش بودے اگر ہریک زِ امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ مجھے کوئی ایسا مددگار عطا فرمائے جو میرا دست و بازو ہو کر کام کر سکے۔ چنانچہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو انہیں دیکھتے ہی حضرت بانی جماعت احمدیہ کے دل سے یہ صدا نکلی کہ:۔

ھٰذا دعائی

یعنی یہ مرد نیک میری دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔

آپ کی ارفع اور عالی شان نیز علم کی گہرائی اور خداداد بصیرت سے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ "حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ) الثانی ابھی بچہ ہی تھے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اول نے ان کے متعلق وثوق کے ساتھ فرمایا کہ یہی ہونے والا مصلح موعود ہے۔

(پیش لفظ حیات نور)

مقام اطاعت حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کا مقام اطاعت بہت بلند تھا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے آپ کے حق میں یہ شاندار توصیفی الفاظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا کہ "مولوی نور الدین صاحب اس طرح میری پیروی کرتے ہیں جس طرح انسان کی نبض اس کے دل کی حرکت کے پیچھے چلتی ہے"

(پیش لفظ حیات نور رقم فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے قادیان میں رہائش اختیار کرنے سے قبل بھیرہ میں ایک بہت بڑے پیمانہ پر شفاخانہ کھولنے کا ارادہ فرمایا اس کے لئے ایک عالی شان مکان بنوانے کا آپ نے آغاز کیا اسی تعمیر کے سلسلہ میں کچھ سامان خریدنے کے لئے آپ کو لاہور جانا پڑا۔ لاہور پہنچ کر آپ کا دل حضرت اقدس کی ملاقات کے بغیر واپس بھیرہ لوٹنے کو نہ چاہا چنانچہ بٹالہ پہنچ کر فوری واپسی کی شرط سے کرائے کا یکہ کیا۔ جب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبل اس کے کہ آپ واپسی کی اجازت مانگتے حضرت صاحب نے خود ہی دوران گفتگو فرمایا کہ اب تو آپ فارغ ہو گئے۔ آپ نے عرض کیا جی ہاں اب تو میں فارغ ہی ہوں۔ وہاں سے اٹھے تو یکے والے سے کہہ دیا کہ اب تم چلے جاؤ۔ آج اجازت لینا مناسب نہیں ہے۔ کل پرسوں اجازت لیں گے۔ اگلے روز حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی صاحب! آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہوگی۔ آپ اپنی ایک بیوی کو بلوا لیں۔ آپ نے حسب الارشاد بیوی کے بلانے کے لئے خط لکھ دیا۔ اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شاید جلد نہ آسکوں اس لئے عمارت کا کام بند کر دیا جائے جب آپ کی بیوی آگئیں تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے لہٰذا آپ اپنا کتب خانہ بھی منگوا لیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے آپ اس کو ضرور بلا لیں لیکن مولوی عبدالکریم صاحب سے فرمایا کہ مجھ کو نور الدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے کہ

لا تصبون الی الوطن فیہ تھان و تمتحن

(ترجمہ یعنی اپنے وطن کی طرف ہرگز رخ نہ کرنا ورنہ تمہاری اہانت ہوگی اور تمہیں تکلیفیں اٹھانا پڑیں گی)

پھر ایک موقع پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی صاحب! آپ اپنے وطن بھیرہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں دل میں بہت ڈرا کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ میں وہاں کبھی نہ جاؤں مگر یہ کس طرح ہوگا کہ میرے دل میں بھی بھیرہ کا خیال نہ آوے مگر آپ فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں۔ میرے واہمہ اور خواب میں بھی مجھے وطن کا خیال نہ آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے۔"

(حیات نور ص 185، 186)

قادیان میں سکونت اختیار کرنے کے بعد آپ ہمہ تن اپنے آقا و مطاع حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ہو گئے۔ حضرت اقدس کی اجازت کے بغیر کہیں تشریف نہیں لے جاتے تھے۔

مکرم ماسٹر اللہ دتہ صاحب سیالکوٹی کا بیان ہے کہ 1900 یا 1901ء کا واقعہ ہے کہ میں دارالامان میں موجود تھا۔ ان دنوں ایک نواب صاحب حضرت (امام جماعت) الاول کی خدمت میں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جن کے لئے ایک الگ مکان تھا ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے جن میں ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں۔ اس لئے نواب صاحب کا منشا ہے کہ آپ ان کے ہمراہ تشریف لے جائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے۔ اگر وہ مجھے بھیج دے تو مجھے کیا انکار ہے پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار (بیت الذکر) میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) تشریف لائے تو انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے لیکن مولویصاحب کے وجود سے یہاں ہزاروں لوگوں کو ہر وقت فیض پہنچتا ہے قرآن و حدیث کے درس دیتے ہیں اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں ایک دنیاداری کے کام کے لئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔

اس دن عصر کے بعد درس قرآن مجید دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا "مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے اور وہ یہ کہ میں ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت اس قسم کا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر نور الدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر بھی وہ انکار نہیں کرے گا۔"

(سیرت المہدی جلد سوئم ص 170)

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا سچا مخلص دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا۔"

(ترجمہ از حمامۃ البشریٰ ص 16)

اللہ پر توکل حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے توکل اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ کے کئی واقعات ہیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر جیسا توکل اور کامل بھروسہ تھا اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کے ساتھ سلوک تھا۔

ایک دفعہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے دو سو روپے بطور امانت دو سال کے لئے آپ کو دیئے اور کہا کہ میں دو سال کے بعد آکر آپ سے لے لوں گا۔ ادھر ایک شخص نے آپ سے ایک سو روپیہ قرض مانگا ہوا تھا اور وہ بھی پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے ایک سو روپیہ اسے دے دیا اور رسید لے کر تھیلی میں رکھ دی اور روپوں کی تھیلی گھر بھجوا دی...... تھوڑی دیر بعد وہی امانت رکھوانے والا پھر آیا اور کہا کہ میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ وہ روپے مجھے واپس دیدیں آپ نے فرمایا کب جاؤ گے اس نے کہا ایک گھنٹے کو۔ آپ نے فرمایا اچھا تم یکہ وغیرہ کرو اور ایک گھنٹہ کو آکر مجھ سے روپیہ لے لینا اس کے جانے کے بعد آپ اپنے ساتھی سے کہنے لگے.... دیکھو انسان پر بھروسہ کرنا کیسی غلطی ہے میں نے غلطی کی۔ خدا نے بتلا دیا کہ دیکھو تم نے غلطی کی۔ اب دیکھو میرا مولیٰ میری کیسے مدد کرتا ہے۔ خدا کی شان دیکھئے غیر متوقع طور پر ایک سو روپیہ ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ کے پاس آیا اور آپ نے اسے دے دیا۔"

اسی تعلق میں قریشی امیر احمد صاحب بھیروی کی شہادت ہے کہ ایک روز حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی خدمت میں چٹھی رساں کتابوں کا ایک وی پی پارسل لایا جو سولہ روپے کا تھا۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ) اول بڑے درد کے ساتھ فرمانے لگے۔

یہ کتابیں مجھے بہت پیاری ہیں اور میں نے بڑے شوق سے منگوائی ہیں لیکن اب ان کی قیمت میرے پاس نہیں ہے لیکن میرے مولیٰ کا میرے ساتھ ایسا معاملہ ہے کہ سولہ روپے آئیں گے اور ابھی آئیں گے۔

چنانچہ سب لوگ ابھی بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ ایک ہندو اپنے بیمار لڑکے کو لایا۔ حضرت نے نسخہ لکھ دیا۔ ہندو ایک اشرفی اور ایک روپیہ رکھ کر چل دیا۔ آپ نے اسی وقت سجدہ شکر کیا اور فرمایا کہ میں اپنے مولیٰ پر قربان جاؤں کہ اس نے تمہارے سامنے مجھے شرمندہ نہیں کیا اگر یہ شخص مجھے کچھ بھی نہ دیتا تو میری عادت ہی مانگنے کی نہیں۔ پھر ہو سکتا تھا کہ وہ صرف ایک روپیہ دیتا یا اشرفی ہی دیتا مگر میرے مولیٰ نے اسے مجبور کیا کہ میرے نور الدین کو سولہ روپے کی ضرورت ہے اس لئے اشرفی کے ساتھ روپیہ بھی ضرور رکھو۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم)

سیرت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے موعود فرزند تھے۔ جن کے متعلق ان کی پیدائش سے تین سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا..... خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمہ تجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا......

(اشتہار 20 فروری 1886ء)

خدا تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جو خبر دی تھی اس کا ایک ایک لفظ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی کی ذات میں بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ان ممتاز ابنائے آدم میں سے تھے جو صدیوں میں کبھی ایک بار افق انسانیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر طلوع ہوتے ہیں اور جن کی روشنی صرف ایک نسل کو نہیں بلکہ بیسیوں انسانی نسلوں کو اپنی ضیاء پاشی سے منور کرتی رہتی ہے۔ آپ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دوسرے جانشین کی حیثیت سے اس وقت مسند امامت پر متمکن ہوئے جب آپ کی عمر صرف 25 برس تھی۔ مسلسل 52 سال تک آپ نے قدرت ثانیہ کی عظیم ذمہ داریوں کو سرانجام دیا اور 77 سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو اپنی زندگی کے ابتدائی انیس برس اپنے جلیل القدر والد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تربیت حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جس طرح مقناطیس اپنی قوت جاذبہ کو دوسرے لوہے کے ٹکڑے کی طرف منتقل کرتا ہے' اسی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی مقدس اور مبارک شخصیت کے تمام حسن کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی شخصیت میں منتقل فرماتے رہے۔

محبت الٰہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت اور عبادت الٰہیہ کے جو رنگ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبارک وجود میں پائے جاتے تھے اس کا گہرا اثر بچپن ہی سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی میں دکھائی دیتا ہے۔ بچپن ہی سے آپ کو عبادت الٰہی کا ذوق و شوق پیدا ہوا اور کم سنی ہی میں آپ نیم شبی عبادتوں کے عادی ہو گئے۔ آپ اوائل عمر سے ہی پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد کی نماز بھی بالالتزام ادا کیا کرتے تھے۔ اور یہ عبادتیں بڑے خشوع و خضوع اور سوز و گداز کی حامل ہوا کرتی تھی۔ مکرم شیخ غلام احمد صاحب واعظ جو ایک نیک اور پارسا بزرگ تھے فرمایا کرتے تھے کہ۔

"ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات (بیت) مبارک میں گزاروں گا۔ اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے۔ اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یا الٰہی! یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں میں نے (سلام) کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی! مجھے میری آنکھوں سے (دین حق) کو زندہ کر کے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔"

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 101)

یہ واقعہ جہاں آپ کی محبت الٰہی اور عبادات میں انہماک کو ظاہر کرتا ہے وہاں اس درد و جوش اور جذبہ کا بھی عکاس ہے جو اشاعت دین اور دین حق کے پھولنے اور پھلنے کی تمنا سے شعور آپ کے دل میں پایا جاتا تھا۔

نصرت الٰہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب کوئی شخص اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور اللہ کی محبت کا طلبگار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اپنی ہستی اس پر مختلف طریق سے ظاہر فرماتا ہے۔ پس جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اللہ تعالیٰ کی محبت میں اس کے آستانہ پر جبین نیاز خم کر چکے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اس کی محبت کے اظہار شروع ہو گئے جو آپ کی باطنی پاکیزگی اور طہارت قلبی اور اعلیٰ روحانی مراتب کا پتہ دیتے ہیں۔

حضرت سید سرور شاہ صاحب جو حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ایک جلیل القدر رفیق اور جید عالم تھے اور جن کے علم و فضل کا شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا اور وہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے اساتذہ میں سے تھے۔ بیان فرماتے ہیں۔

"حضرت (امام جماعت) الثانی مجھ سے پڑھا کرتے تھے تو ایک دن میں نے کہا کہ میاں! آپ کے والد صاحب کو تو کثرت سے الہام ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو بھی الہام ہوتا ہے اور خوابیں وغیرہ آتی ہیں؟ تو میاں صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب! خوابیں تو بہت آتی ہیں اور میں ایک خواب تو تقریباً روز ہی دیکھتا ہوں اور جونہی میں تکیہ پر سر رکھتا ہوں اس وقت سے لے کر صبح کو اٹھنے تک یہ نظارہ دیکھتا ہوں کہ ایک فوج ہے جس کی میں کمان کر رہا ہوں اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں کہ سمندروں سے گزر کر آگے جا کر حریف کا مقابلہ کر رہے ہیں اور کئی بار ایسا ہوا کہ اگر میں نے پار گزرنے کے لئے کوئی چیز نہیں پائی تو سرکنڈے وغیرہ سے کشتی بنا کر اور اس کے ذریعہ پار ہو کر حملہ آور ہو گیا ہوں حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے جس وقت یہ خواب آپ سے سنا اسی وقت سے میرے دل میں یہ بات گڑی ہوئی ہے کہ یہ شخص کسی وقت یقیناً جماعت کی قیادت کرے گا اور میں نے اسی وجہ سے کلاس میں بیٹھ کر آپ کو پڑھانا چھوڑ دیا۔ آپ کو اپنی کرسی پر بٹھاتا اور خود آپ کی جگہ بیٹھ کر آپ کو پڑھاتا۔ اور میں نے خواب سن کر آپ سے یہ بھی عرض کر دیا تھا کہ میاں! آپ بڑے ہو کر مجھے بھلا نہ دیں اور مجھ پر بھی نظر شفقت رکھیں۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 102)

تعلق باللہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی یہ معلوم تھا کہ اس بچے کے ساتھ خدا تعالیٰ کا خاص تعلق اس کم عمری کے زمانہ ہی میں شروع ہو چکا ہے چنانچہ خود حضرت مرزا محمود احمد صاحب بیان فرماتے ہیں۔

"جن دنوں کلارک کا مقدمہ تھا۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اوروں کو دعا کے لئے کہا تو

باقی صفحہ 6 پر

THE NAME IN THE GAME

MANUFACTURER AND EXPORTER
OF SPORTS GOODS AND SPORTS WEARS

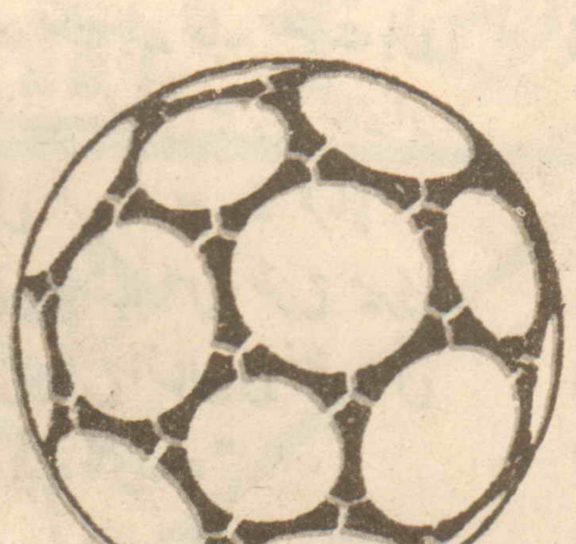

LEABROS INDUSTRIES

WAZIRABAD ROAD, ISMAIL ABAD, SIALKOT PAKISTAN.

TEL: (0432) 260323, 260314, 262292, 262293 FAX: (0432) 262239

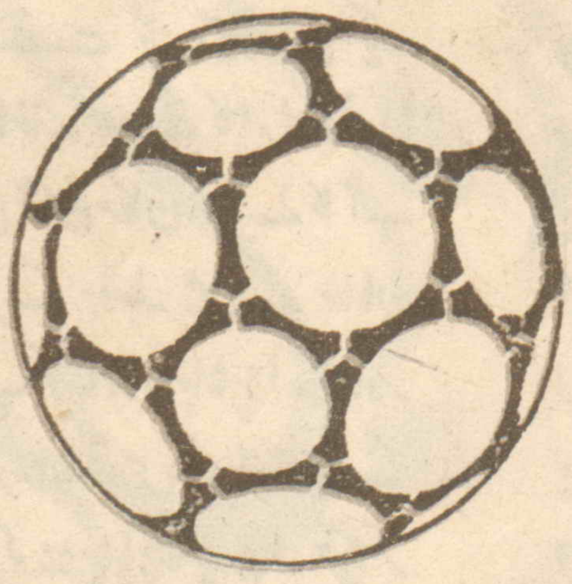

LEABROS SPORTARTIKEL GMBH

NASEER MEHMOOD MALIK

INDUSTRIE STR-31

63674 ALTENSTADT / HESSEN GERMANY

TEL: (06047) (6058-59) FAX: (06047) (1258)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

ائمہ جماعت احمدیہ کے بارے میں غیراز جماعت احباب کے تاثرات

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کو اس زمانہ میں دین حق کے احیا کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے زندگی بھر دین حق کے دفاع اشاعت اور آبیاری میں اپنا تن من دھن قربان کر دیا اور زندگی کے آخری لمحات تک اپنے فرائض کی ادائیگی میں مشغول رہے آپ نے اپنی زندگی کے بالکل آخری ایام میں ہندوستان بھر کی اقوام کو صلح کا پیغام دیا کہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے اگر آپ حضرت محمد ﷺ کو بھی خدا کا برگزیدہ مانتے ہوئے ان کی عزت و تکریم کریں تو ہم آپ سے ہر طرح کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں آپ نے زندگی بھر اپنے مشن کو جاری رکھا جب 26۔ مئی 1908ء کو آپ اپنے مولا کے حضور حاضر ہوئے تو مخالفین کہنے لگے اب یہ سلسلہ چند روزہ ہے مرزا صاحب ایک رئیس تھے ایک امیر خاندان سے تعلق تھا۔ ایک نامور عالم دین اور مناظر تھے ان کی وفات کے بعد شاید جماعت احمدیہ مخالفت کے تھپیڑوں کا مقابلہ نہ کر سکے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی زندگی میں ہی جماعت کے لئے آئندہ قائم ہونے والے نظام سے آگاہ فرما دیا تھا آپ نے اپنی کتاب الوصیت میں جہاں احباب جماعت کو اپنی قریب الوقت وفات سے آگاہ فرمایا وہاں منشاء الٰہی سے اپنی وفات کے بعد قائم ہونے والے نظام کے خد و خال واضح فرمائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"سواے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

(الوصیت ص5)

اللہ تعالیٰ نے اپنے قائم کردہ سلسلہ کی حفاظت اور اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کے جسد مبارک کی تدفین سے قبل 27۔ مئی 1908ء کو نظام امامت قائم فرمایا اور اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کے لئے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو امامت کے مقام پر فائز فرمایا۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین امام جماعت احمدیہ الاول آپ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے دست مبارک پر پہلے نمبر پر بیعت کرنے والے اور ہندوستان بھر کے نامور علماء میں شمار ہوتے تھے آپ کے دل میں ہمدردی دین اور عشق قرآن کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کے ہندوستان بھر کے چوٹی کے علماء و دانشوروں سے تعلقات تھے اور وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ آپ کے بارے میں چند غیراز جماعت احباب نے جن نیک خیالات کا اظہار کیا ہے اس میں سے چند درج ذیل ہیں۔

تحریک علی گڑھ کے بانی سر سید احمد خان صاحب اپنے 18۔ مارچ 1897 کے ایک خط میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جاہل پڑھ کر جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے مگر جب اور ترقی کرتا ہے تو فلسفی بننے لگتا ہے پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے جب یہ ترقی کرے تو کیا بنتا ہے؟

سردست میں کچھ نہیں کہہ سکتا افسوس کہ سوال آخر کو آپ نے لاجواب چھوڑا۔ مگر ان بزرگوں کا دیکھنے والا ہوں جو وحدت شہود کے مقر اور وحدت وجود میں ساکت تھے اس لئے اس کا جواب اپنے مذاق کے موافق عرض کرتا ہوں کہ جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نورالدین ہو جاتا ہے۔"

(الحکم 14۔ اپریل 1934ء)

آپ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ کے خلاف اقدام قتل کے مقدمہ کے سلسلہ میں بطور گواہ صفائی پیش ہوئے تو کرنل ڈگلس نے آپ کے متعلق کہا

خدا کی قسم اگر یہ شخص کہے کہ میں مسیح موعود ہوں تو میں پہلا شخص ہوں جو اس پر پورا پورا غور کرنے کے لئے تیار ہوں گا۔

(حیات احمد عہد جدید جلد دوم ص598 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی)

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کی وفات پر 17 مارچ 1914ء ہندوستان بھر کے مسلمان اخبارات و رسائل نے اس عالم باکمال کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا کشمیری میگزین نے لکھا۔

"نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حکیم حافظ مولوی نور الدین صاحب جو..... بلحاظ علم و فضل..... کے مایہ ناز اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے مایہ افتخار تھے کچھ عرصہ کی علالت کے بعد 13 مارچ کو بعد دوپہر دو بجے قادیان میں انتقال فرما گئے۔ مولوی نور الدین صاحب کی وفات پر احمدی اخبارات کے علاوہ تمام اسلامی اخبارات نے باوجود ان کے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کے نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی نور الدین جیسا قابل فرزند ہندوستان کے ....میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہو سکے گا۔"

(کشمیری میگزین 21 مارچ 1914ء)

اخبار بھارت نے لکھا۔

آپ درویش منش اور منکسر المزاج خلیق اور ملنسار تھے عالم باکمال اور طبیب بے مثال تھے۔ مذہب کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ ایام علالت میں بھی قرآن شریف کے ترجمے میں گہری دلچسپی لیتے رہے۔

(بھارت 20 مارچ 1914ء)

ہندوستان کے مشہور اخبار وکیل نے لکھا

مرحوم فرقہ احمدیہ کے ممتاز ترین رکن اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جانشین تھے آپ کے علم و فضل کا ہر شخص معترف تھا اور ان کے حلم اور بردباری کا عام شہرہ تھا ان کی روحانی عظمت و تقدس کے خود مرزا صاحب بھی قائل تھے۔

(وکیل 18 مارچ 1914ء)

مولوی ظفر علی خان صاحب نے ان الفاظ میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا

مذہبی عقائد سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو بھی مولانا حکیم نور الدین صاحب کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و افسوس کرنا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کیا کرتا ہے۔ الحق اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نور الدین بھی ایسے ہی باکمال تھے افسوس ہے آج ایک زبردست عالم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ ہمیں حادثہ الم افزا میں اپنے احمدی دوستوں سے جن کے سر پر غم و الم کا پہاڑ ٹوٹ گرا ہے دلی ہمدردی ہے ہماری دعا ہے کہ ارحم الراحمین مولوی حکیم نور الدین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے عقیدت مندوں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(زمیندار 16۔ ربیع الثانی 1326ہجری)

اخبار مسافر آگرہ لکھتا ہے۔

گو اصولاً ہمارے اور ان کے خیالات میں اتنا ہی فرق تھا جتنا کہ قطب جنوبی و قطب شمالی کے درمیان ہے۔ لیکن پھر بھی یہ کہنا دیانت کا خون کرنا ہو گا کہ وہ راسخ الاعتقاد ایماندار و نیک آدمی تھے علاوہ ازیں ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل میں اشاعت (دین) کا بڑا درد اور قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی اور وہ مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سرانجام دیتے رہے۔

(مسافر آگرہ 20 مارچ 1914ء)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی وہ رحمت کا نشان جس کے سر پر خدا کے فضل کا سایہ علوم و ظاہری و باطنی سے پُر تخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم ہونے کی صفات کا حامل تھا۔ جو بہت پیچھے سے آیا اور جلد جلد آگے بڑھتا چلا گیا۔ جس کی پیدائش کی خبر قدیم کتب میں دی گئی تھی۔ اور کئی بزرگ بھی اپنی پیشگوئیوں میں اس کے بارے میں اشارے کرتے آئے تھے۔ وہ موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد 12 جنوری 1889ء کو پیدا ہوا۔ اپنے عظیم باپ کے سایہ تربیت میں پروان چڑھتا رہا۔ عظیم باپ کی وفات کے بعد اپنے پر شفقت استاد اور امام حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کے زیر تربیت رہا۔ یہ موعود فرزند شروع سے ہی مخالفین کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹکتا رہا۔ اور اپنے پرائے اس کے دشمن رہے۔ مگر وہ ان تمام مخالفتوں سے دامن بچا کر کامیاب و کامران گزرتا چلا گیا اور آخر 14 مارچ 1914ء کو آپ امام جماعت احمدیہ الثانی کے مقام پر فائز ہوئے۔ آپ باون سال مقام امامت پر متمکن رہ کر 8۔ نومبر 1965ء کو آخر اپنے نقطہ نفسی آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ آپ کی شخصیت ہمہ گیر حیثیت کی حامل تھی۔ آپ غیراز جماعت احباب میں ایک مورخ سیاستدان مفسر قرآن وغیرہ کی حیثیت سے خراج تحسین حاصل کرتے رہے ہیں آپ کے بارے میں غیراز جماعت احباب کے بہت سے ریمارکس ہیں جن سے طوالت سے گریز کرتے ہوئے صرف چند پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

خواجہ حسن نظامی کو کشمیر کمیٹی میں حضرت صاحب کی صدارت میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور وہ آپ کو قریب سے دیکھنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"مرزا محمود احمد دراز قد' دراز ریش' گندمی رنگ' بڑی بڑی آنکھیں عمر چالیس سے زیادہ ذات مغل پیشہ امامت اور مسیح موعود کی (نیابت) اور تقریر و تحریر کے ذریعہ قادیانی جماعت کی پیشوائی..... آواز بلند اور مضبوط ہے عقل دور اندیش اور ہمہ گیر....... اور کثیر تعداد انسانوں کے رہنما ہیں اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا ہے۔ اور یہ بھی کہ مغل ذات کار فرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں جنگی ہنر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں۔"

(سالنامہ منادی 1936' ص178' 179)

آپ نے مذہب اور سائنس کے موضوع پر لیکچر دیا اجلاس جس کی صدارت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کر رہے تھے۔ تقریر کے بعد علامہ اقبال نے کہا۔

ایسی پر از معلومات تقریر بہت عرصہ کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے اور خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت عمدہ ہے۔...... میں اپنی تقریر کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا تا مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے وہ زائل نہ ہو جائے اس لئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

(الفضل 15 مارچ 1927ء)

نامور صحافی سید حبیب احمد صاحب ایڈیٹر روزنامہ سیاست لکھتے ہیں۔

مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے میدان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت و افادہ ہر تعریف کا مستحق ہے اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو لانے میں آپ نے جس اصول اور عمل کی ابتداء کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے وہ بھی ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراج تحسین وصول کر کے رہتا ہے آپ کی سیاسی فراست کا ایک زمانہ قائل ہے اور نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے میں سائمن کمشن کے روبرو مسلمانوں کا نقطہ نگاہ پیش کرنے میں مسائل حاضرہ پر اسلامی نقطہ نگاہ سے مدلل بحث کر کے اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق مدلل استدلالوں سے کتابیں شائع کرنے کی صورت میں آپ نے نہایت ہی قابل قدر اور قابل تعریف کام کیا ہے۔

(روزنامہ سیاست 2 دسمبر 1930ء)

حضرت مصلح موعود نے اسلام کا اقتصادی نظام پر لیکچر جناب مسٹر رام چند منچندہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کی صدارت میں دیا۔ جناب صدر نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کہا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقع ملا۔ اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تحریک احمدیت ترقی کر رہی ہے اور نمایاں ترقی کر رہی ہے جو تقریر آپ نے اس وقت سنی ہے اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمائی ہیں۔ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے بھی ان قیمتی معلومات سے فائدہ اٹھایا ہو گا۔ یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا مگر آج رات حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔

(پیش لفظ اسلام کا اقتصادی نظام)

نامور مورخ پروفیسر سید عبد القادر صاحب ایم اے نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کہا

حضرات میں نے بھی کچھ تاریخی اوراق کی ورق گردانی کی ہے اور آج شام کو جب میں ہال میں آیا تو مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں۔

لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں اور میری علمیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علمیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو اس لیمپ (جو میز پر تھا) کی روشنی اور بجلی کے لیمپ کی روشنی (جو اوپر آویزاں تھا) میں ہے۔

حضرات جس ..... علمیت سے جناب مرزا صاحب نے اسلامی تاریخ کے نہایت مشکل باب پر روشنی ڈالی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے اور یہاں بہت کم لوگ ہوں گے جو اس ادق باب کو بیان کر سکیں میرے خیال میں تو لاہور میں بھی کوئی شخص نہیں..... میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی زبردست علمیت اور شخصیت کا انسان ہماری سوسائٹی کا ممبر بن جائے تو سوسائٹی کو چار چاند لگ جائیں۔"

(الفضل 8 مارچ 1919ء)

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد

صاحب امام جماعت احمدیہ

الثالث

وہ موعود پوتا جس کے بارے میں طالمود میں ایک پوتے کی پیش خبری دی گئی تھی یہ پوتا 1909ء میں پیدا ہوا اپنے عظیم باپ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کی زیر تربیت رہا۔ حفظ قرآن کی سعادت پائی۔ مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کی۔ پھر آکسفورڈ سے ایم اے کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں بطور پرنسپل خدمات انجام دیں۔ 1944ء میں تعلیم الاسلام کالج کے آغاز سے پرنسپل رہے۔ صدر خدام الاحمدیہ۔ صدر انصاراللہ اور صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

9۔ نومبر 1965ء کو آپ جماعت احمدیہ کے تیسرے امام منتخب ہوئے آپ کے دور میں جماعت احمدیہ کو بہت سی ترقیات حاصل ہوئیں۔ آپ نے یورپ افریقہ اور امریکہ کے سات تربیتی سفر کئے۔ آپ نے 1967ء میں یورپی اقوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹ آؤ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم تباہ ہو جاؤ گے کوئی مصنوعی خدا تمہیں نہیں بچا سکے گا۔ آپ نے اپنے دور امامت میں تیس سے زائد تحریکات جاری فرمائیں۔ آپ ایک کامیاب زندگی گذار کر 8۔ جون 1982ء کو اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گئے آپ نے جماعت کو یہ نعرہ دیا تھا۔

Love For All Hatred For None

یعنی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے بھی نہیں۔

آپ کے بارے میں غیر ملکی اخبارات سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

سوئس ریڈیو کا نشریہ۔16۔ جولائی 1980ء کو حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ الثالث نے ہوٹل زیورک میں پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اسی روز شام کو سوئس ریڈیو نے آپ کی پریس کانفرنس کی تفصیلی خبر نشر کی ریڈیو کی نشر کردہ خبر کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ایک (-) فرقہ (جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے) کے 71 سالہ سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب آج کل اپنے پانچ صد پیرو کاروں سے ملنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں دنیا بھر میں اس (-) فرقہ کے ایک کروڑ سے زیادہ پیرو ہیں۔

ہمارے نمائندے Herr Ganteinb Ein ہر گانٹن بائن نے آج جماعت کے سوئس مشن میں جا کر (بیت) محمود کے امام اور جماعت کے 71 سالہ سربراہ اعلیٰ سے ملاقات کی اور ان سے تبادلہ خیالات کیا۔

پر وقار شخصیت سفید لمبی داڑھی یہ ہیں حضرت مرزا ناصر احمد جن سے آج صبح ہمارے نمائندہ نے ملاقات کی۔ اپنے دس مؤدب پیروؤں کی معیت میں آپ نے اپنے نقطہ نگاہ سے (-) کی توجیہہ و تعبیر بیان فرمائی تاہم یہ وہ توجیہہ و تعبیر تھی جسے دنیا میں ایک کروڑ انسان درست تسلیم کرتے ہیں۔ درمیان میں قرآن رکھا ہوا تھا (-) آپ نے مذہبی رواداری اور بنی نوع انسان سے محبت کی بات کی اس وقت دنیا میں جو شیطانی چکر چل رہا ہے آپ کا پیغام جسے آپ یہاں کے لوگوں تک ساتویں بار پہنچانے یہاں آئے ہوئے ہیں اس چکر کو ختم کر کے رکھ دے گا اکہتر سالہ بزرگ شخصیت کے مالک حضرت مرزا ناصر احمد خود اپنے الفاظ کی رو سے محبت اور رواداری کے سفیر ہیں آپ کے نزدیک قرآن کا جو مرکزی پیغام ہے وہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے۔

"یہ ہے وہ مقدس کتاب (قران) جو ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہر شخص کا یہ حق ہے کہ اس کی جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں استعدادوں اور باطنی قوتوں کی بھرپور اور مکمل نشوونما کی جائے گی۔

(دورہ مغرب ص 121 از جناب مسعود احمد خان دہلوی)

ہفت روزہ نیو (N U) جس کے معنے ہیں "آج کل" نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کے فوٹو کے ساتھ جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

دی ہیگ نیوز رپورٹ (اسمبلی کے پریس روم) میں ہم نے ایک مقدس وجود سے ہاتھ ملائے۔ یہ ہے وہ تاثر جو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ سے مل کر ابھرتا ہے آپ یورپی خدوخال رکھتے ہیں اور چہرے سے آپ کے نور جھلکتا ہے جو اہل مغرب کو اپنی طرف کھینچتا ہے..... احمدیہ ثالث (امام جماعت الثالث) نے بتایا کہ اس زمانہ میں مذہب سے بیزاری صنعتی انقلاب کے نتیجہ میں پیدا ہوئی۔ اس سے قبل لوگ سادہ زندگی بسر کرتے تھے...... آخر میں ہم یہ کہہ کر اپنی بات مکمل کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو روئے زمین پر ہر جگہ اشاعت (دین حق) میں مصروف عمل ہے مسلمان اس جماعت کے بارہ میں متضاد نظریات رکھتے ہیں"

(ہفت روزہ N U (آج کل) مورخہ 13۔ اگست 1980ء ص 4)

محبت کا سفیر فرینکفورٹ کے نہایت بااثر اخبار Frank Furter Rundschan (فرینکفرٹر رنڈشا) نے اپنی 9۔ جولائی 1980ء کی اشاعت میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث کے بارے میں لکھا۔

"محبت کا سفیر"

اخبار مذکور نے خبر کے ساتھ حضرت صاحب کا جو فوٹو شائع کیا اس کے نیچے یہ عبارت درج کی

بنی نوع انسان کے لئے محبت کا ایک سمندر

(امام جماعت) الثالث جو سر پر سفید پگڑی پہنتے ہیں ایک کروڑ (احمدیوں) کے روحانی پیشوا ہیں۔ وہ دائرہ (دین حق) کے اندر جاری ہونے والی ایک اصلاحی تحریک کے سربراہ اعلیٰ ہیں۔ جرمنی میں بھی (بیوت الذکر) تعمیر کی ہیں۔ ان میں سے ایک (بیت الذکر) فرینکفورٹ میں ہے اور دوسری ہمبرگ میں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ یہ جماعت مغربی افریقہ میں بہت سے تعلیمی ادارے اور طبی مراکز چلا رہی ہے۔

امام جماعت احمدیہ آج کل اپنے عالمگیر دورے کے سلسلہ میں فرینکفورٹ آئے ہوئے ہیں اور یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں کے لوگوں تک محبت کا پیغام پہنچائیں"

(دورہ مغرب ص 61)

محبت کا سمندر اسی طرح فرینکفورٹ کے ایک اور اخبار روزنامہ شاکس ہاوز ابرو کے Sachsenh A User Brucke نے اپنی 17۔ جولائی 1980ء کی اشاعت کے صفحہ اول کے اوپر کے حصہ میں حضرت امام جماعت الثالث کا ایک بڑے سائز کا فوٹو بہت نمایاں طور پر شائع کیا اور اس کے نیچے یہ عبارت درج کی۔

"محبت کا ایک سمندر" جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا ناصر احمد"

"میں بنی نوع انسان کے لئے محبت کا ایک سمندر ہوں"

ان الفاظ میں امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نے ایک کروڑ (احمدیوں) کے سربراہ اعلیٰ کی حیثیت سے اپنے مفوضہ کام کی وضاحت کی وہ پچھلے دنوں ہوٹل فرینکفورٹ ہوف میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اپنے معتقدات اور جماعت احمدیہ کے تیسرے (امام) کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی کی نوعیت پر روشنی ڈال رہے تھے۔

اپنے موجودہ سفر یورپ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ وہ میزبان ملک (مغربی جرمنی) کے لوگوں سے ملنا اور (دین حق) کی طرف سے انہیں "محبت کا پیغام" دینا چاہتے ہیں مغربی جرمنی میں قیام کے بعد وہ سوئٹزرلینڈ ہالینڈ سپین ڈنمارک سویڈن ناروے برطانیہ امریکہ کینیڈا نائیجیریا اور غانا کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(دورہ مغرب ص 63)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام

جماعت احمدیہ الرابع

آپ 1928ء میں پیدا ہوئے آپ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کے زیر تربیت رہے آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ بی اے کیا۔ اور اورینٹل سکول آف سٹڈیز لنڈن سے تعلیم حاصل کی۔ آپ عرصہ تئیس سال وقف جدید کے ناظم رہے اس کے ساتھ آپ صدر مجلس خدام لاحمدیہ۔ صدر مجلس انصار اللہ رہے۔ آپ کئی کتب کے مصنف ہیں جن میں وصال ابن مریم۔ مذہب کے نام پر خون۔ سوانح فضل عمر۔ جلد اول و دوم وغیرہ وغیرہ۔ قبل از امامت جلسہ سالانہ پر آپ کی تقاریر احباب جماعت بے حد ذوق وشوق سے سنا کرتے تھے۔ آپ ایک کامیاب ہومیو معالج بھی ہیں احباب جماعت آپ کی دعاؤں اور دواؤں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے مستفید ہوتے رہتے ہیں آپ 10۔ جون 1982ء کو جماعت احمدیہ کے امام الرابع کے مقام پر فائز ہوئے۔

آپ نے اپریل 1984ء میں پاکستان سے نقل مکانی فرمائی۔ آپ کی (نقل مکانی) کے ساتھ ہی احمدیت ایک نئے دور میں داخل ہو گئی اور احمدیت کے لئے ترقی کے نئے دروازے کھل گئے آپ نے دعوت الی اللہ کے نظام کو وہ تیزی بخشی کہ لاکھوں افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہونے لگے۔ دنیا کی آنکھ نے یہ منظر اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا کہ تیس لاکھ سے زائد افراد دنیا کے مختلف ملکوں میں اپنی اپنی زبان میں بہت سے الفاظ دوہرا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے عہد میں جماعت احمدیہ دنیا کے 162 ممالک میں نفوذ کر چکی ہے۔

آپ کے بارے میں چند اخبارات کے تبصرے ذیل میں درج ہیں۔

فرتیج لوکا Freitag Loka جو کوئی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے گفتگو کرے۔ جو کہ اپنے ہم عقیدہ ساتھیوں کے گہرے رنگ کے لباس کی بجائے مشرقی طرز کے ہلکے رنگ کے لباس میں ملبوس تھے اور سر پر سفید پگڑی جو درمیان میں سنہری کام سے مزین تھی پہنے ہوئے تھے۔ ان سے بات کر کے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ (احمدیوں) کی یہ جماعت (-) دشمن کے بارے میں ایک مخصوص نقطۂ نظر رکھتی ہے دیگر فرقوں کے برعکس یہ سب کے ساتھ امن سے میل جول رکھنے کی قائل ہے یہاں پر بھی اور دیگر جگہوں پر بھی اس اصلاحی تحریک کے سربراہ اپنی مثال عیسائیت کے ابتدائی دنوں کی حالت سے دیتے ہیں مماثلت کے باوجود جو بات ان کو عیسائیوں سے اور یہودیوں سے ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ یہ خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں اور حقیقۃ الامر کے طور پر ان کے نزدیک مسیح کا نزول ہو چکا ہے" (فرتیج لوکا 26۔ اگست 1983ء تحریر جو ناڈبلیو تھومیٹس۔)

نائے زیورچ۔ زیورچ۔ سوئٹزرلینڈ پروقار سفید پگڑی والے مرزا طاہر احمد اس وقت تو خوب کھل کر بات کرتے تھے جب آپ کی جماعت کے عقائد کے متعلق سوال ہوتا لیکن جب آپ کی ذات کے متعلق کچھ دریافت کیا جاتا تو آپ کھل کر بات کرنے سے کسی قدر اجتناب فرماتے آپ نے بتایا کہ کہ آپ ایک سادہ اور عاجز انسان ہیں بقول آپ کے آپ نے کوئی خاص قابل لحاظ تعلیم حاصل نہیں کی۔ آپ سکول میں پچھلے بنچوں پر بیٹھنے والوں میں سے تھے آپ خود اس امر پر حیران تھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو جماعت کا سربراہ چن لیا...... آپ بات کو مزاح کا رنگ دینے کی طرف طبعی میلان رکھتے ہیں۔

(روزنامہ نائے زیورجر سائیٹونگ زیورچ 31۔ اگست 1982ء
Neue Zurcher Zettung ZuRich)

دی فجی ٹائمز۔ فجی نئے (امام) مختلف نوع صلاحیتوں کا مجموعہ ہیں۔ وہ عالم دین ہیں۔ اور

اس کے علاوہ سائنسی باریکیوں اور عالمی حالات پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں وہ شکاری۔ کھلاڑی منتظم شاعر اور مقرر ہیں۔ وہ انگریزی اور عربی میں روانی سے گفتگو کر سکتے ہیں ان کی گفتگو اور بحث و مباحثے وسیع طور پر پسند کئے جاتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انتہائی صلاحیتوں کا حامل ایک رہنما عطا کیا ہے جو روحانی اور دنیاوی علوم کے خزانوں سے مالا مال ہے اس کے ساتھ ایک متحرک ذہن دماغ اور زبردست قوت تقریر کا مالک ہے ایسی صلاحیتوں کی حامل شخصیت کا انتخاب یقیناً (-) احمدیت کے روشن مستقبل کا ضامن ہے۔

(دی فجی ٹائمز 13۔ ستمبر 1983ء)

ڈاکٹر عمیر احمد ہومیو فزیشن
N-173 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن
فون 5163862 - 5169173 لاہور
E MAIL: LHR01728@Paknet 1.Ptc.Pk

خدا کے بندے اسی سے اپنی ہر خواہش اور لذت چاہتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک طرف وہ ہیں جن کے دل جھوٹ سے باندھے گئے ہیں جب آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں ان کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں ان کے کان بہرے ہو جاتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو اپنی آنکھیں اور اپنے کانوں کو لغویات سے پھیر لیتے ہیں ان میں دلچسپی کوئی نہیں رہتی۔ مگر کچھ تو سننا ہے کچھ تو دلچسپی کے سامان کرنے ہیں جہاں ذکر الٰہی چلے وہاں ان کی آنکھیں چمک اٹھتی ہیں ان کے کانوں میں توجہ پیدا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں اچھا کیا کہا تھا آپ نے، ہمیں بھی سنائیں یہ بات۔ تو دلچسپیاں رخ بدلتی ہیں، دلچسپیاں مٹ نہیں جایا کرتیں اور پھر یہ اتنی بڑھ جاتی ہیں نیکیوں میں دلچسپیاں (-) جیسا پہلے ذکر کیا گیا ہے اس مضمون کو خدا آگے بڑھا دیتا ہے کہ وہ کلیتہً خدا کے ہو جاتے ہیں ہر خواہش اس سے طلب کرتے ہیں۔ ہر لذت اسی سے چاہتے ہیں یہاں تک کہ اپنے دنیاوی تعلقات کی لذتیں جو عام لوگوں کو براہ راست ملتی ہیں وہ خدا کے حوالے سے لیتے ہیں، یہ عبادت کا ایک عظیم مقام ہے۔

تو کہتے ہیں (-) اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں میں یا اپنے خاوندوں میں اور اپنی اولاد میں وہ لذتیں عطا کر کہ ہم ان کے غیر سے بے نیاز ہو جائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنی بیوی کے مونہہ میں اس وجہ سے لقمہ ڈالتے ہو کہ اللہ کو پسند ہے تو لقمہ ڈالنے کا مزہ تو ویسے بھی آنا تھا مگر اب دوہرا مزہ آئے گا۔ ایک محبوب نہیں دو محبوب جیت لو گے اور جو محبوب حقیقی ہے وہ بھی ساتھ جیتا جائے اور روزمرہ کی زندگی کی ایک طبعی خواہش بھی پوری ہو جائے اس سے بہتر اور کیا سودا ہو سکتا ہے۔ تو ایک مضمون اس میں یہ ہے کہ اپنی ازواج سے اور اپنی اولاد سے وہ طبعی لذتیں جو حاصل کرتے ہیں وہ اللہ کے حوالے سے حاصل کرتے ہیں اور اللہ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (از خطبہ 14 مارچ 1997ء)

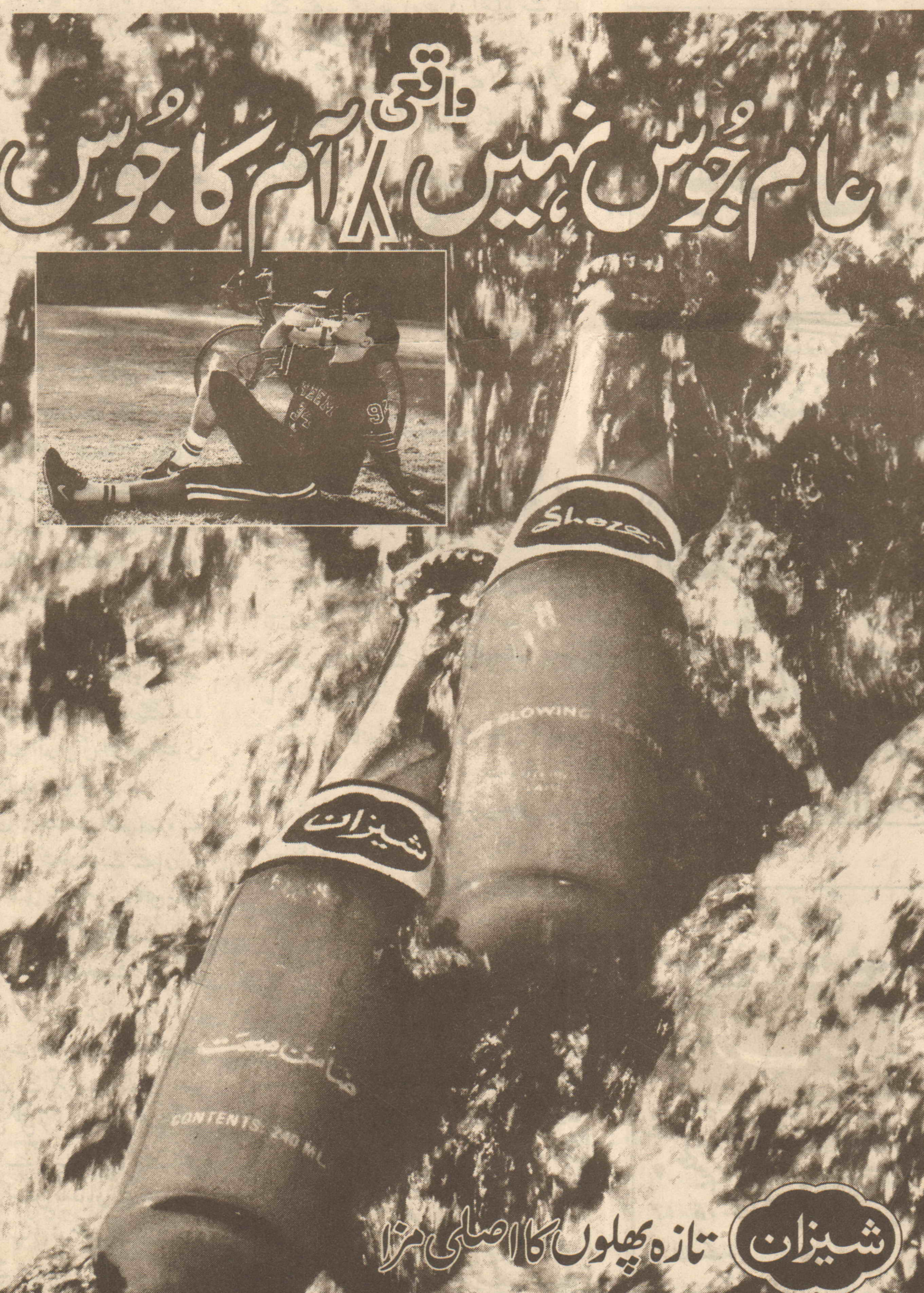

adcom 449/96

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 12

مجھے بھی کہا کہ دعا اور استخارہ کرو میں نے اس وقت رؤیا میں دیکھا کہ ہمارے گھر کے اردگرد پہرے لگے ہوئے ہیں۔ میں اندر گیا جہاں سیڑھیاں ہیں وہاں ایک تہہ خانہ ہوتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب کو وہاں کھڑا کر کے آگے اپلے چن دیئے گئے ہیں اور ان پر مٹی کا تیل ڈال کر کوشش کی جارہی ہے کہ آگ لگادیں۔ مگر جب دیا سلائی سے آگ لگاتے ہیں تو آگ نہیں لگتی۔ وہ بار بار آگ لگانے کی کوشش کرتے ہیں مگر کامیاب نہیں ہوتے۔ میں اس سے بہت گھبرایا لیکن جب میں نے اس دروازے کی چوکھٹ کی طرف دیکھا تو وہاں لکھا تھا کہ "جو خدا کے بندے ہوتے ہیں' ان کو کوئی آگ نہیں جلا سکتی"

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 153-154)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بچپن ہی سے اطاعت امام کے بلند مرتبہ پر فائز تھے۔یہ عظیم جوہر اللہ تعالیٰ نے آپ کی فطرت میں ودیعت کیا ہوا تھا۔

اوصاف حمیدہ حضرت مولوی شیر علی صاحب جو آپ کے بزرگ اساتذہ میں سے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ۔

"میں نے بچپن سے ہی حضرت صاحب میں سوائے اوصاف حمیدہ اور خصائل محمودہ کے کچھ نہیں دیکھا۔ ابتداء میں ہی آپ میں نیکی کے انوار اور تقویٰ کے آثار پائے جاتے تھے جو آپ کی عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اور زیادہ نمایاں ہوتے گئے ممکن ہے کہ کوئی شخص میرے اس بیان کو خوش اعتقادی پر محمول کرے اس لئے میں آپ کے بچپن کی ایک بات کا ذکر کرتا ہوں جس سے ناظرین خود حقیقت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ کو بچپن میں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے ہدایت فرمائی تھی۔ کہ کسی کے ہاتھ سے کھانے کی چیز نہ لینا۔ یہ ایک ہدایت تھی جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنے بچہ کو دی۔ اب دیکھئے کہ وہ خورد سال بچہ حضرت اقدس کی اس ہدایت کی کس طرح تعمیل کرتا ہے۔

.... (حضرت امام جماعت الثانی) بندہ کے مکان پر پڑھنے کے لئے تشریف لاتے تھے اور وہ مکان حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا ہی مکان تھا جو حضرت صاحب کے رہائشی مکان کے بالکل متصل بلکہ حضرت صاحب کے گھر کے ساتھ ملحق تھا ہم غالباً تین سال اس مکان میں رہے اور اس تمام عرصہ میں حضرت (امام جماعت) الثانی بندہ کے پاس پڑھنے کے لئے تشریف لاتے اور جب کبھی آپ کو پیاس لگتی تو آپ اٹھ کر اپنے گھر تشریف لاتے اور اپنے گھر سے پانی پی کر پھر واپس تشریف لاتے خواہ کیسا ہی مصفا پانی کیسے ہی صاف ستھرے برتن میں آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا آپ اسے نہ پیتے صرف اس لئے کہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی طرف سے آپ کو ہدایت تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانے پینے کی چیز نہ لینا اب بظاہر تو یہ ایک چھوٹی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ایک چھوٹا سے آئینہ ہے جس میں ہمیں حضرت مصلح موعود کی اس وقت کی شکل صحیح رنگ میں نظر آسکتی ہے۔

اول دیکھئے کہ حضرت صاحب اس بچپن کے زمانہ میں بھی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کیسی کامل اطاعت کرتے اور کبھی بھی اس کی خلاف ورزی نہ کرتے دوسرے دیکھئے کہ وہ اس اطاعت میں کس درجہ کی احتیاط سے کام لیتے۔ بظاہر حضرت اقدس نے جب فرمایا کہ کسی کے ہاتھ سے کھانے پینے کی چیز نہ لینا تو حضرت اقدس کی مراد ایسی چیزوں سے تھی جو لوگ بچوں کو اپنی محبت اور پیار کے اظہار کے لئے دیتے ہیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب فرماتے ہیں جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ کسی برتن سے پانی بھی نہ پینا۔ مگر آپ کی احتیاط اس درجہ کی تھی کہ آپ اپنے گھر کے سوا قادیان میں کسی اور گھر سے کسی گھڑے یا صراحی سے پانی لے کر پینا بھی حضرت اقدس کے حکم کی خلاف ورزی سمجھتے تھے۔ یہی حد درجہ کی احتیاط ہے جسے دوسرے لفظوں میں تقویٰ کہتے ہیں۔ پس آپ کے اس عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بچپن میں ہی اطاعت اور تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن تھے"

(الفضل 5 نومبر 1938ء)

یہی بنیادیں تھیں جنہوں نے تقویٰ کی ایک عظیم الشان عمارت قائم کی جس میں آج دنیا کے لاکھوں احمدی زندگی گزار رہے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 17

کرنے میں برکت ہے۔

3- امام کی سکیم کے سوا اور کوئی سکیم قابل عمل نہیں ہے۔

4- امام کی دعائیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

5- قدرت ثانیہ کے ذریعہ خدائی سکیم دنیا میں جاری ہوتی ہے۔

6- قدرت ثانیہ امت واحدہ بنانے کا ذریعہ ہے۔

7- دین کے کامل غلبہ تک قدرت ثانیہ جاری رہے گی۔

8- قدرت ثانیہ اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

ہمارا فرض ہے ان امور کو ملحوظ رکھ کر قدرت ثانیہ سے وفا کا تعلق قائم کریں اور خدا کی رضا حاصل کریں۔

سنگ مرمر کے کتبے، کچن و سیڑھی سلیب اور ماربل کے دیگر کاموں کیلئے مناسب ریٹ پر کام کیلئے ہمیشہ یاد رکھیں
رفیق ماربل ڈیزائنر نزد دفاتر انصار اللہ یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 — گھر 212891

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور باحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ
فون: 212508

Tel (051) 536393
ALL ELECTRONICS
REPAIR SERVICES PLEASE VISIT FOR REPAIR OF LONG DISTANCE CORDLESS TELEPHONE AND MOBILE PHONE.
57 AL FAISAL MARKET LIAQUAT ROAD RAWALPINDI.

ہمارے ہاں ٹی وی، وی سی آر، ٹیپ ریکارڈر، ہاؤس وائرنگ، موٹر وائنڈنگ، پلمبنگ، گیزر وغیرہ کی تسلی بخش مرمت کا مرکز
الطاہر الیکٹرک اینڈ ریپئرنگ سنٹر
گلی نمبر 14 طارق مارکیٹ F-6/1 اسلام آباد
پروپرائیٹرز رانا محمد اشرف، اخلاق احمد خالد
051-297509

رشید موٹر ورکشاپ
نیو رسول روڈ نزد کوٹیک فلنگ سٹیشن قینچی موڑ منڈی بہاؤالدین
پروپرائیٹرز: عبدالرشید، عبدالقدوس
دوکان: 0456 : 502998
گھر: 0456 : 501016

1964 سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان آپکی خدمت میں مصروف
• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر دوکان 04524-212837
میاں فرید یوسف رہائش 04524-212175

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ، مکان، زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس: 212764
گھر: 211379

— تبادلہ پلاٹس —
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد 212464/0341-7750609 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد لیڈرز محمد احمد خان دفتر 552388 رہائش 593863
• ربوہ پولٹری ماسٹر خالد۔زاہد دفتر: 213115

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
مینجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

امسال نازل ہونے والی اللہ کی رحمتوں کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد نصراللہ

مبارک وہ جو پیوستہ امامت کے شجر سے ہے

قدرت ثانیہ سے وفا کے تقاضے

ائمۂ احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں

قدرت ثانیہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ مگر ہر نعمت اپنے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی رکھتی ہے۔ قدرت ثانیہ کی برکت اور عظمت کا شکر اس کی اطاعت اور وفاداری کے ذریعہ ادا ہوتا ہے۔ اس بارہ میں ائمہ احمدیت کے چند ارشادات پیش ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

کے ارشادات

"اگر ایک امام...... کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرہ کی ضرورت ہے تو پھر (امام) کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امام...... کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو (صاحب ایمان) اٹھاتا ہے اس کے پیچھے اٹھاتا ہے' اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے' اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے' اپنے ارادوں کو اس کے ارادوں کے تابع کرتا ہے' اپنی آرزوؤں کو اس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر (صاحب ایمان) کھڑے ہو جائیں تو ان کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے"

(الفضل 4- ستمبر 1937ء)

"جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے' جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے' جس کو خدا نے اس جماعت کا...... امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہو گی۔...... وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا کر سکتا ہے۔"

(الفضل 20- نومبر 1946ء)

"(قدرت ثانیہ) کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت (امام) کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں' سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم' وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا (امام) وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں' تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں"

(الفضل 31- جنوری 1936ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے

ارشادات جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا (جانشین) بنائے گا اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا اور اس کو یہ قوتیں دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے گا کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی اور اس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور بشاشت سے کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ کسی پر احسان رکھنے کے لئے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا یہ حال اور اس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ کمزور نہیں۔ خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکتی ہے لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آجائے' تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔"

(الفضل 31- دسمبر 1966ء)

"حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ (حضرت صاحب) کا تو وصال ہو گیا' لیکن وہ روشنی اپنی جگہ قائم ہے اور روحوں کو باقاعدہ اور مسلسل منور کر رہی ہے اور مردوں اور عورتوں کی' ان کی حقیقی منزل کی طرف راہ نمائی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصارت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا۔ روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں اکناف عالم میں پہنچ رہی ہیں۔ ان (ائمہ) کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے اور نہ حقیقی راہ نمائی۔

در حقیقت (امام) کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا۔ اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے۔ اس کے ذریعے آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔

(الفضل 14- مئی 1970ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

کے ارشادات

"حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی وساطت سے اس زمانے میں ہم نے ایک زندگی پائی وہ زندگی جو ہمیشہ سے تھی مگر وہ مردہ تھے جن پر وہ اثر نہیں کر رہی تھی حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی آمد سے ہم نے اسے زندہ محسوس کیا اور اس زندگی سے ہمارے محبت کے رشتے زندہ ہو گئے۔ ہمارے دل دوبارہ دھڑکنے لگے ہم میں اجتماعیت کا احساس پیدا ہوا۔ یہ جب تک زندہ رہے گا ہم دنیا کو امت واحدہ بناتے رہیں گے۔ یہ طاقت ہمیں خدا سے نصیب ہوئی ہے کوئی دنیا کی طاقت ہم سے یہ طاقت نہیں چھین سکتی اور اس کی وجہ وہی ہے جو میں بیان کر چکا ہوں اس کو سمجھیں اور اس پر قائم ہو جائیں تو آپ بڑی قوت کے ساتھ نئے آنے والوں کو اپنے ساتھ کھینچیں گے اور یہ اجتماعیت کا دائرہ بڑھتا چلا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ 10 جون 1992ء)

"قدرت ثانیہ جاری ہے اور جب تک اس قدرت کے ساتھ جماعت وابستہ رہے گی۔ خدا کی قدرت جماعت کے ساتھ رہے گی کوئی نہیں جو اس تعلق کو کاٹ سکے۔ پس آپ کامل وفا کے ساتھ خدا کی قدرت ثانیہ کے ساتھ تعلق جوڑے رکھیں۔ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں اور خدا کی قسم کھا کر آپ سے کہتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی بھی آپ سے اپنا پیوند نہیں توڑے گی۔ ہرگز نہیں توڑے گی اور ہرگز نہیں توڑے گی یہاں تک کہ (دین) کو کامل غلبہ نصیب ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ 10 جنوری 1986ء)

"حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک دفعہ سکنڈے نیویا کے کسی ملک میں یہ سوال کیا گیا کہ جماعت احمدیہ میں آپ کی حیثیت کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ "میں اور جماعت احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور ہمارے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے"

اس وقت تو میرے لئے یہ ایک علمی نکتہ تھا اور نظریاتی لحاظ سے جب میں نے اس پر غور کیا تو مجھے بہت لطف آیا۔ لیکن اب اس تجربہ میں جو یورپ میں خصوصیت کے ساتھ مجھے حاصل ہوا' بلکہ (امامت) کے بعد سے ہی وہ تجربہ شروع ہو چکا تھا دن بدن میرا دل اس چیز کا زیادہ سے زیادہ مشاہدہ کرتا رہا کہ واقعۃً (امامت) اور جماعت احمدیہ دو الگ وجود نہیں ہیں۔ اگر کوئی الگ وجود ہو سکتا ہے تو وہ میری ذات کا ہے کیونکہ میں نے اپنے آپ کو بھی ہمیشہ (امامت) کے منصب کا اسی طرح مطیع پایا جس طرح میں کسی اور سے توقع رکھتا ہوں' اور مجھے یہ احساس ہوا کہ میرا ذاتی وجود الگ ہے لیکن منصب کا وجود جماعت سے الگ ہے نہ ہو سکتا ہے۔ ایک ہی تصور کے تابع ایک ہی آقا کی فرمانبرداری میں ہم ایک دل کی طرح دھڑکتے ہیں اور ایک ہی قسم کی تمنائیں رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر قدم آگے بڑھاتے ہیں۔"

(الفضل 8 مارچ 1983ء)

خلاصہ

ان تمام ارشادات کا خلاصہ یہ نکلتا ہے۔

1- اپنی تمام تدبیروں اور خواہشات کو امام وقت کے تابع کر دیں۔

2- امام وقت سے مشورے اور ہدایات حاصل

باقی صفحہ (؟) پر

تبرکات

حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کا سب سے پہلا

جمعہ کا خطبہ

فرمودہ 29- جولائی 1910ء بمقام قادیان

سورۃ النحل کی آیت 91 پڑھ کر فرمایا کہ دنیا میں ہر چیز کے تین ہی درجے بیان کرتے ہیں۔ ادنیٰ' اوسط' اعلیٰ اسی طرح اس آیت میں انسانی ترقی کے تین درجے بیان فرمائے ہیں جو انسان ان تین درجوں کو طے کرتا ہے اسے ساتھ ترک شر کے بھی تین درجے حاصل ہو جاتے ہیں۔ سب سے اول ادنیٰ درجہ تو یہ ہے کہ انسان عدل کرے۔ جس کا جتنا حق ہو اسی کو اتنا دے (آپ نے مفصل بیان کیا کہ آجکل زمیندار تاجر' پیشہ ور کس طرح خلاف عدل کارروائیاں کرتے ہیں) دوسرا درجہ یہ کہ جو حق ہے اسی پر کفایت نہ کرے۔ بلکہ حق سے زیادہ دے۔ اس کا نام احسان ہے۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ انسان خدا کے ہاتھ میں کل کی طرح کام کرنے والا ہے۔ اور اس کو بلا کسی خیال و معاوضہ کے نفع رسانی کی دھن لگی رہے۔ جب انسان عدل پر قائم ہوتا ہے۔ تو بغی سے بھی بچتا ہے جس میں کھلی کھلی سرکشی پائی جاتی ہے اور جب احسان کی راہوں پر قدم مارتا ہے تو ایسے امور سے محفوظ رہتا ہے جن کا نقصان صرف اسی کو نہ ہو بلکہ وہ دوسروں کے لئے مضر اور غیروں کی نظر میں محفوظ رہتا ہے جن کا نقصان صرف اسی کو نہ ہو بلکہ وہ دوسروں کے لئے مضر اور غیروں کی نظر میں بھی ناپسند ہوں اور جب ایتاء ذالقربیٰ والی حالت وارد ہوتی ہے تو پھر اسے ان چھوٹے چھوٹے گناہوں پر بھی آگاہی ہوتی ہے اور ان سے پاک رہنے کی کوشش کرتا ہے جو انسان کے نفس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور زبان شریعت میں فحشاء کہلاتے ہیں۔ یہ صرف قرآن کا خاصہ ہے کہ جب وہ کسی بدی یا گناہ سے روکتا ہے تو اس سے بچنے کی ترکیب بھی بتاتا ہے چنانچہ یہاں بغی منکر فحشاء سے بچنے کے لئے عدل احسان ایتاء ذی القربیٰ کا ارشاد فرمایا۔ اور ان بدیوں سے محفوظ رہنا ان نیکیوں کے لئے بطور نتیجہ کے بیان کیا۔ پھر فرمایا کہ تم عہدوں کو پورا کرنے والے بنو نہ صرف وہ عہد جو خدا سے کے ہیں بلکہ مخلوق سے بھی عہد شکنی نہ کرو کہ عہد شکن منافق ہوتا ہے جو کسی نیکی کی بات پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔ اللہ تمہیں وعظ کرتا ہے کہ عبودیت اختیار کرو۔ تا الوہیت کے فیوض سے متمتع ہو۔

(خطبات جمعہ جلد اول ص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی

امامتِ رابعہ کی تحریکات

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد (اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ ہو) جب سے امامت کی مسند پر متمکن ہوئے ہیں بہت ساری تحریکات شروع ہیں جو حالات اور موقع محل کے مطابق تھیں۔ اور ہیں۔

تحریک دعوت الی اللہ دعوت الی اللہ کی تحریک کوئی نئی تحریک نہیں تھی۔ لیکن جن حالات میں اور جس زمانے میں یہ تحریک کی گئی واقعی نئی تحریک کا رنگ رکھتی ہے۔ وقت کا اہم ترین تقاضا تھا کہ اس تحریک کو منظر عام پر لایا جاتا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اس تحریک کو ایک نئی زندگی اور شان عطا فرما دی۔

آپ نے 28۔ جنوری 1983ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں جمعہ کی عبادت سے پہلے خطاب کرتے ہوئے اس غیر معمولی تحریک کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا۔ ”تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے (داعی الی اللہ) نہیں تھے تو آج کے بعد ان کو لازماً (داعی الی اللہ) بننا پڑے گا۔ (دین حق) کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے بہت وسیع تقاضے ہیں اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے..... آج کے بعد اگر ہر احمدی یہ سوچ لے کہ وہ جس ملک میں اور جہاں بھی ہے وہ لازماً دنیا کمائے گا کیونکہ اس کے بغیر گذارہ نہیں ہے۔ اور دین کی خاطر کچھ پیش کرنے کے لئے اسے دنیا کمانی چاہئے لیکن وہ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھے کہ اس کا مال کمانے کا مقصد بھی اللہ کی طرف دعوت دینا ہو گا..... آج اگر دنیا کا ہر احمدی یہ عزم کرے کہ اس نے اپنے نفس کی قربانی داعی الی اللہ کے رنگ میں خدا کے حضور پیش کرنی ہے تو وہ انقلاب جو ہم سے دور بھاگتا ہوا دکھائی دے رہا ہے آپ دیکھیں گے کہ وہ ایک مقام پر ٹھہر گیا ہے.....

(روزنامہ الفضل 26۔ اپریل 1983ء)

خدا تعالیٰ نے اس تحریک کو حیرت انگیز طور پر کامیاب کیا۔ اس تحریک کے بعد حضرت صاحب اس کی مسلسل نگرانی فرما رہے ہیں۔ اور مسلسل جماعت کے افراد کو توجہ دلا رہے ہیں۔ بعد ازاں مسلسل کئی خطبات میں اور کئی میٹنگز میں دعوت الی اللہ سے متعلق جو بھی ضروری امور تھے بیان کئے جاتے رہے ہیں۔ (داعیان) الی اللہ کی صفات اور ان کے کردار پر آپ نے بڑا زور دیا ہے۔ کہ ان کو کس قسم کا ہونا چاہئے ان کے درخت کو کس طرح روحانی پھل لگ سکتے ہیں۔ اپنے مقصد میں ناکام رہنے والے افراد کو ان کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں وہ جماعتیں جو ابھی تک بانجھ چلی آ رہی تھیں ان کو وہ تیر بہدف نسخے آپ نے بتائے کہ ان میں زندگی جاگ اٹھی۔

کامیابیاں اس تحریک کا سب سے پہلا نتیجہ یہ نکلا کہ جماعت کے افراد چھوٹے ہوں یا بڑے مرد ہوں یا عورتیں سب میں ایک بیداری کی لہر پیدا ہو گی۔ بنجر زمینیں آباد ہونے لگیں جنگلوں میں پھل دار درخت اگنے لگے زنگ دھلنے لگے۔ وہ جنہوں نے کبھی بھی پیغام حق نہیں پہنچایا تھا وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا کے حضور گریہ و زاری کرنے لگے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی کوششوں کو پھل عطا فرمائے۔ بہتوں نے سینکڑوں پھل حاصل کرنے کا ٹارگٹ بنایا۔ اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

عالمی بیعت جب پھل پکے اور درخت میووں سے لد گئے تو سننے والوں نے سنا اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آنکھیں چندھیا گئیں۔ کہاں سینکڑوں بیعتیں ہوا کرتی تھیں اب لاکھوں میں ہونے لگیں۔ 1993ء سے حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر عالمی بیعت کا سلسلہ جاری فرمایا اس سال دو لاکھ بیعتیں ہوئیں۔ 1994ء میں 4 لاکھ 1995ء میں 8 لاکھ 1996ء میں 16 لاکھ سے زائد اور پھر 1997ء میں ہم سب نے دیکھا کہ 30 لاکھ سے زائد نفوس سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

اس کام کو تیز کرنے کے لئے نظارت دعوت الی اللہ کا قیام عمل میں آیا اور ہر جماعت میں سیکرٹریان دعوت الی اللہ مقرر ہوئے۔ کہاں پہلے چند صد مربیان کرام اور اب ہزاروں ہزار داعیان و داعیات الی اللہ جو دنیا بھر میں ہمہ وقت اس کام میں مصروف ہیں۔ 1983ء کو شروع ہونے والی یہ تحریک اب تناور درخت بنتی جا رہی ہے۔ یہ سلسلے اور بڑھیں گے۔ اور غالب آنے کے دن قریب سے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔

سستیاں ترک کرو پس ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔

”ہر (صاحب ایمان) نہ صرف یہ کہ وہ خود داعی الی اللہ بنے بلکہ دوسروں کو بھی داعی الی اللہ بننے کی تحریک کرے اور پھر ہر مخاطب اس پیغام کو آگے پہنچاتا چلا جائے۔ اور یوں یہ دعوت الی اللہ کا کام نسلاً بعد نسلٍ جاری و ساری رہے...... پس میرا آپ کے نام یہی پیغام ہے کہ سستیاں ترک کریں اور پوری طاقت کے ساتھ دعوت الی اللہ کے جہاد میں مصروف ہو جائیں“

(ضمیمہ خالد دسمبر 1985ء ص 7)

پس ہم میں سے ہر ایک کو جس نے ابھی تک کسی وجہ سے اس کام میں بھرپور حصہ نہیں لیا وہ ابھی اور اس وقت تہیہ کرے کہ امسال ضرور روحانی پھل حاصل کرے گا اور اس کے لئے جو بھی ممکنہ حکمت سے پر امور ہوں گے وہ انہیں پیش نظر رکھے اور بالآخر دعا کے پہلو کو اولیت دے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

○○○

محمد نصیر اللہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے آخری مبارک ایام

”ایک نظر میں“

26۔ اپریل 1908ء الہام ہوا ”مباش ایمن از بازیٔ روزگار“

27۔ اپریل 1908ء قادیان سے گیارہ افراد کے ساتھ بٹالہ کے لئے روانگی۔

28۔ اپریل 1908ء بٹالہ سے لاہور کے لئے ریزرو گاڑی نہ ملنے کی وجہ سے بٹالہ میں قیام فرمایا۔

29۔ اپریل 1908ء بٹالہ سے لاہور کے لئے بذریعہ ریل روانگی اور لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر قیام۔

2۔ مئی 1908ء شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب اور مسٹر محمد علی صاحب وائس پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کا حضرت اقدس سے شرف ملاقات حاصل کرنا۔

9۔ مئی 1908ء ”الرحیل ثم الرحیل ان اللہ یحمل کل حمل“ کا الہام اور خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان سے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان میں منتقل ہونا۔

12۔ مئی 1908ء قبل ظہر پروفیسر کلیمنٹ ریگ کا حضرت اقدس سے شرف ملاقات حاصل کرنا۔

15۔ مئی 1908ء سر میاں فضل حسین صاحب بیرسٹر کا حضرت اقدس سے شرف ملاقات حاصل کرنا۔

16۔ مئی 1908ء رات الہام ہوا ”مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار“

17۔ مئی 1908ء عمائد و رؤساء لاہور کو کھانے کی دعوت اور پبلک لیکچر۔

18۔ مئی 1908ء پروفیسر کلیمنٹ ریگ نے دوبارہ حضرت اقدس کے ساتھ شرف ملاقات حاصل کیا۔

20۔ مئی 1908ء الہام **”الرحیل ثم الرحیل والموت قریب“** دوبارہ ہوا۔

23۔ مئی 1908ء اخبار عام لاہور کی 17۔ مئی 1908ء والے جلسہ کی غلط رپورٹنگ پر خط تحریر فرمایا۔

25۔ مئی 1908ء حیات مسیح کے رد میں مفصل تقریر فرمائی۔ پیغام صلح کتاب مکمل کر کے کاتب کے سپرد فرمائی۔ بعد نماز عصر باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ 25۔ اور 26۔ کی درمیانی رات مرض الموت کا آغاز۔

26۔ مئی 1908ء ساڑھے دس بجے دن سانحہ وفات۔ دن کے دو اور تین بجے کے درمیان غسل و کفن اور پھر نماز جنازہ لاہور میں۔

26۔ مئی 1908ء شام پونے چھ بجے آپ کا جنازہ لے کر ریل روانہ ہوئی۔ اور رات دس بجے بٹالہ پہنچی۔

27۔ مئی 1908ء صبح آٹھ بجے حضرت اقدس کا جنازہ قادیان پہنچا اور امام جماعت الاول کا انتخاب عمل میں آیا۔ حضرت اقدس کا جنازہ قادیان میں ادا کیا گیا اور تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپیشلسٹ ولکنائزنگ میٹریل • شاہین کشن
• شاہین ٹریڈ اینڈ • بی کلاس کمپونڈ
یاسر ربڑ انڈسٹریز حاجی پورہ سیالکوٹ
☎ : 0432-66978
پروپرائیٹر : محمد آصف گھمن

COMMITTED TO MEET
THE NEW AGE WITH
COMPUTER AGE

COMPUTER AGE

15-16 ALLIED COMMERCIAL PLAZA
CHANDNI CHOWK, MURREE ROAD,
RAWALPINDI, Ph:423174, FAX: 453449
Email:-COMPUTERAGE1@hotmail.com

کارڈلیس فون، انٹرکام کی تسلی بخش مرمت
کیلئے تشریف لائیں
احمد الیکٹرونکس سپیئر سروسز
شاپ نمبر 69
الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ راولپنڈی
فون دوکان : 051 - 536367

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
☎ : 04524-589

ٹائر اور ٹیوب کیلئے ولکنائزنگ میٹریل بنانے والے
پاک ربڑ انڈسٹریز
ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
پروپرائیٹرز :
عبدالحفیظ گھمن
امان اللہ گھمن
P.O Box : 2450
☎ آفس 0432-550437
550919

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
شکور بھائی چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

UNIVERSAL INDUSTRIAL SERVICES
IMPORTER STOCKIST & MANUFACTURER OFTEXTILE
PARTS,ENDLESS BELTS TIMING BELTS & VBELTS ETC.
14-Talmour Road Chowk Shaheedan Multan.
PH:061-583512, 061-545633, MOB: 0361-364122 FAX:061-83512
BRANCH OFF.(AGENCY HANKOOK V BELTS KOREA)
AKBAR ROAD MULTAN.

پیر شفیق
اکسیر معدہ
بھوک لگاتا ہے - پیٹ کی درد - نفخ
ریاح - قراقر - کھٹی ڈکاریں متلی اور قے
کیلئے سریع الاثر
دوا ہے

ہر گھر کی ضرورت
خواص
پیٹ کی جملہ امراض کا تریاق ہے۔
پیٹ درد، بھوک نہ لگنا - نفخ - ریاح - قبض - متلی
قے - کھٹی ڈکاریں - اور ہیضہ کیلئے زود اثر دوا ہے
اس کی ایک ہی خوراک اپنا فوری اثر کرتی ہے
اس کا گھر میں رکھنا
بہت ضروری ہے
پیر سنز بازار پنساریاں سیالکوٹ پاکستان
☎ 587009

کراکری، جیولری، ہوزری
کھلونے، لیڈیز و بچگانہ
گارمنٹس
ایرانی و دیگر امپورٹڈ
موسم گرما و موسم سرما
کی تمام ورائٹی بھی دستیاب
ہے
سٹی گارمنٹس اینڈ ورائٹی ہاؤس
(ہول سیلرز و ریٹیلرز)
D - 2 چاندنا مارکیٹ
فائیو برادرز پلازہ گارڈن کالج روڈ
راولپنڈی
☎ 051- 542028

ہم حضرت امام جماعت اوّل کے نادر نسخہ جات کی راہنمائی میں غذا اور قدرتی جڑی بوٹیوں سے
علاج کرتے ہیں
فضل مولیٰ شفاخانہ
خاندانی، مستند
اے گریڈ معالج
فون 541322
فاضل الطب و الجراحت حکیم محمد حفیظ حکیم
39-H گارڈن کالج روڈ
284 - دھمیال روڈ
راولپنڈی

ہر قسم کی جاپانی گاڑیوں کے پمپ آٹو مائزر کے ماہر، فیول انجکشن ایکسپرٹ
سعید ڈیزل لیبارٹری
وہاڑی چوک جنرل بس سٹینڈ - ملتان
پروپرائیٹر : سعید خان الماني

HONDA
ڈیلر - سپیئر پارٹس
سوزوکی - یاماہا
ہنڈا، کاواساکی ٹائر ٹیوب
ہر موٹر سائیکل کا سامان بازار سے
بارعایت خریدیں - مرمت کی سہولت
بھی موجود ہے۔
ایم کاشف آٹوز اینڈ انجنیئرز ملتان
بالمقابل علمدار کالج
حسین آگاہی روڈ
فون دفتر 545971 - 546497
فیکس 92-061-520882

PSO • SHELL • CALTEX
ڈیلرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز : شیل - کالٹکس - پی ایس او
TOMCO • KENLUBES • PETROMIN and MOBIL
موبل آئل • گریسز • انڈسٹریل آئلز • فلٹر
اور آٹوز الیکٹرک پارٹس کا مرکز
محتاجِ دعا
پاک آٹو سپیئرز
A-236-237 فاطمہ جناح روڈ سرگودھا
☎ : 0451 { 716727 / 740242

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

دوکان: 212515 رہائش: 212300

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مرض اٹھراء کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھراء

۲۰ گرام /۴۰ روپے، ۶۰ گرام /۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۲۰۰ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

/۳۰۰ روپے

زوجام عشق خاص

سونے چاندی کی گولیاں

شباب آور موتی

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ

دوکان: 04524-211806

رہائش: 211883 22238

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت

سرمد جیولرز

پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رمضان اسلم

دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

فون رہائش 7562408

SUZUKI Sales Service Parts

تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں

SUNDAY OPEN

MINI MOTORS

AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF

PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.

54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون رہائش 213133

جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس		10ML پوٹینسی دوائی	6X / 200	1M	10M / CM
10ML شوابے طرز جرمنی شیشی میں	1300/=	شوابے طرز جرمنی شیشی	8/=	9/=	10/=
10ML پیکانہ " " "	1200/=	پیکانہ " "	7/=	8/=	9/=
10ML ورائٹی (سادہ بکس)	1000/=	عام پلاسٹک ڈراپر	6/=	6/=	7/=
نسخہ جات	17/=	117 ادویات کا خالی بریف کیس	540/=	سادہ بکس	240/=

---

8 فٹ سائز سپیشل ڈش

پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ

شاندار

- اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش
- آزمودہ مشہور زمانہ ونرسیٹ ریسیور نیا ماڈل
- گارڈ ٹر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
- تمام اشیاء جینوئن اور NO-1 گارنٹی کے ساتھ
- پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

بشارت احمد خان

فون نمبرز 211274 213123

زیورات کی دنیا میں عظیم نام

- سونے کے زیورات کیڈمیم سے تیار کئے جاتے ہیں
- واپسی بغیر کاٹ ہوگی۔

روحی جیولرز فضل عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر:۔ مظفر احمد

دعوت الی اللہ میں حصہ لیکر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی دعائیں حاصل کریں

ڈائمنڈ کی جدید ورائٹی اور فینسی زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

صرافہ بازار سیالکوٹ

دوکان: 592316

گھر: 551179 586297

PIM's STUDIO

معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات

محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں

سندھی لونگ

فینسی جیولرز محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دوکان 212868

رہائش 212867

انعام الیکٹرانکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان

پروپرائیٹر: خواجہ احسان اللہ

فون آفس: 0571-510086 0571 510140 رہائش: 0571-2868

ڈیلرز، سام سنگ، لومینز، SONY ٹی وی، فرج، CANDY ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین

ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی

اس کے علاوہ الیکٹرانکس کی تمام معیاری مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں

Sale, Service, Maintenance

Communication Consultant

انٹرکام - ٹیلی فون ایکسچینج - کارڈلیس فون - ملٹی لائن فون - ملٹی لائن سٹینو فون

Leaders Telecom

10-Municipal Complex, K-5 Murree Road, Near Maharaja Hotel, Rawalpindi

Tel.: 552388 - 559379 Fax: 051-553003

خوشخبری

آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن

امریکہ سے درآمد شدہ

AQUA WATER FILTERS

جراثیم سے پاک قدرتی طور پر شفاف اور خوش ذائقہ منرل واٹر کا حصول ایکوا سیف واٹر فلٹر کی بدولت اب آپ کے اپنے گھر میں انتہائی مناسب قیمت میں ممکن ہے آج ہی رابطہ کیجئے

ڈسٹری بیوٹرز

AQUA SAFE

یونائیٹڈ مارکیٹ کالج روڈ ربوہ فون 211212 PP

سٹاکسٹس:۔

- خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ 212831
- خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ 211225
- احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ 211006

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ

T. M. EXCHANGE

329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)

TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

PLEASE CONTACT

AUSTRALIA	DR. SHAHID CHOHAN	Ph.2-93515108
CANADA	USMAN MALIK	Ph.416-663-1706
U.K.	JEAN SHAW	Ph.171-935-0911

جرمن و لوکل ہومیو پیتھک ادویات

ہر قسم کی جرمن و لوکل ہومیو پیتھک ادویات مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیو پیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ فون 771-213156- فیکس (04524-212299)